یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی مع محصول ڈاک ۸ر
قیمت صرف اخبار ,, ,, ... ۷ر
,, ,, طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق "..." ۷ر
قیمت صرف رسالہ قانونی ,, ,, ... للعہ ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ کے اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائین گی اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL, AMRITSAR

نمبر ۳ | امرتسر مؤرخہ ۱۹- اپریل ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۹- اپریل ۱۸۹۷ء- یوم دوشنبہ

خرس روس کی نئی چال

برلن کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ روس نے بحیرہ ہند تک ریل بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر یہ خبر درست ہے تو روس کو اس غرض کے لئے بہر حال یا تو ایشیائی روم کے علاقہ آرمینیا۔ کردستان اور عراق عرب مین سے ریل نکالنی پڑے گی۔ یا ایران مین سے لیکن اول الذکر ملک کے پہاڑی علاقون مین سے ریل نکالنے پر اس قدر خرچ پڑتا ہے کہ روس نہ صرف اس خرچ کی وجہ سے بلکہ بعض دیگر اہم پولیٹکل وجوہات کے لحاظ سے بھی علاقہ مذکور کی نسبت ایران کو زیادہ ترجیح دیگا۔ ملکی لحاظ سے تو روس کا بحیرہ ہند تک پہونچ جانا سمندر مین انگلستان کیلئے کوئی اندیشہ کا موجب نہین ہو سکتا۔ لیکن دوسرے پہلو سے روسی ریلوے کے بحیرہ ہند یعنی بلوچستان کے کنارے کنارے تیار ہو جانیسے نہ صرف جنوبی ایران ہی سے انگریزی تجارت کا بوریا بستر ا بندھ جائیگا۔ بلکہ اسکے لئے ہندوستان پر براہ بلوچستان حملہ کرنے کا بھی ایک عمدہ راستہ کھل جائیگا۔ اس وقت اگر وہ ہندوستان پر فوجکشی کرنا چاہے تو خواہ چترال کے راستہ سے داخل ہو یا ہرات کے راستہ سے۔ اسے لازمی طور پر امیر افغانستان کے علاقہ سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور امیر صاحب ہین کہ بدلائل علانیہ طور پر ظاہر کر چکے ہین کہ روس کا افغانستان مین سے دوست یا دشمن کی حیثیت سے گذرنا افغانون کے لئے سخت مضر ہے۔ اور ہم اسکو اپنے ملک مین سے کبھی گذرنے نہین دینگے۔ روس کے مذکورہ بالا ارادہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسے بھی امیر صاحب کی اس رائے پر جمے رہنے کا پورا یقین ہو گیا ہے۔ اور وہ یہ بھی اچھی طرح سے جانتا ہے کہ گو امیر صاحب کی طاقت ایسی نہین کہ وہ روس کو افغانستان مین داخل ہونے سے روک سکے۔ لیکن وہ ایسی کمزور بھی نہین ہے کہ اسکے ساتھ مقابلہ کرنیکے بعد روس مین اس قدر کافی سکت باقی رہجائے کہ وہ انگریزون کے ساتھہ پوری کامیابی کا یقین رکھکر نبرد آزما ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ روس اب ہندوستان پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک ایسے ملک مین سے راستہ تیار کرنا چاہتا ہے۔ جہان کا حکمران اسکے ارادہ کی تکمیل مین اسکا چندان مزاحم نہ ہو سکے۔ شاہ ناصر الدین مرحوم کی زندگی مین تو غالبًا روس کو اپنے اس ارادہ کی تکمیل مین بشکل کامیابی ہوتی۔ مگر جیسا کہ شاہ موصوف کے شہید ہوتے ہی ہمنے ۴- مئی سنہ گذشتہ کے پرچہ مین ظاہر کر دیا تھا۔ اب انکے بعد روس کی مزاحمت ایران کی طرف سے ہرگز نہین ہوگی اسکے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہے کہ انگلستان ایسی ریلوے کی تیاری کو کبھی ٹھنڈے دل کے ساتھ نہین دیکھ سکیگا۔ اور یقین غالب ہے کہ جون ہی روس نے اپنے ارادہ کو قوہ سے فعل مین لانے کی کوشش کی۔ انگلستان مقبوضات ہندوستان کی حفاظت کے لئے اسکی عملی مزاحمت کرنے پر آمادہ ہو جائے گا اور اسوقت اس مضمون نویس کی پیشینگوئی بحرفہ پوری ہو جائے گی۔ جسکے مضمون بعنوان "سلطان المعظم اور انکے دوست" کا ترجمہ ہم نے ۴- مئی سنہ گذشتہ کے وکیل مین درج کیا تھا اور جسکے الفاظ یہ ہین "پس نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ہندوستان کو روس سے محفوظ رکھنا ہے۔ لیکن اس پیشقدمی کا کہان اور کس طرح مقابلہ کیا جائے؟ اس سوال کے جواب مین ہمین مغالطہ مین ڈالنے والا لفظ افغانستان سنایا جاتا ہے۔ جسے حالات موجودہ درست قرار نہین دیتے۔ یہ عام خیال ہے کہ روس اور انگلستان مین فیصلہ کن جنگ افغانستان مین یا اسکے اردگرد ہوگی۔ **مگر ایسا نہین ہوگا**..... میدان کارزار غالبًا ایران مین قائم ہوگا"

خرس روس کی چالین صاف بتا رہی ہین کہ وہ ہندوستان کی شہد کے چھتے تک پہونچنے کا راستہ اور ذریعہ معلوم کرنیکے لئے اُس کے چاروں طرف چکر لگا رہا ہے۔ جس وقت اسکو کوئی محفوظ راستہ مل گیا۔ فورًا اسپر جھپٹ پڑیگا۔ یہ درست ہے کہ انگلستان بھی بجائے خود غافل نہین۔ وہ سرحدی حفاظت کو مکمل کرنیکے ساتھ ہی یورپ اور دیگر اقطاع عالم مین جھگڑے تنازعے برپا کر کے یورپین طاقتون کو اودہر مصروف رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اگر اسے یہ توقع ہے کہ یہ تنازعے روس کی توجہ کو اپنے صدیون کے ارادہ کی تکمیل سے لحظہ بھر کے لئے بھی منحرف کر سکتے ہین، تو اس سے بڑھکر وہ اپنی سادہ لوحی کا کوئی ثبوت نہین دیسکتا۔ سائبیریا مین روسی ریلوے محض چین مین روسی تجارت پھیلانے

یا سائبیریا کے قدرتی وسائل زرخیزی کو کہولنے کے لئے تیار نہین ہو رہی اور نہ روس چین کے شمالی ساحل پر اس غرض سے کسی محفوظ بندرگاہ کی تلاش کر رہا ہے کہ آئندہ کسی موقعہ پر چین کو ہڑپ کر لے۔ بلکہ ان سب تیاریون کا وہی مدعا ہے جو ایران مین ریلوے تیار کرنیکا ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ انگلستان کو ہندوستان کے لئے ایک نہ ایک دن روس سے ضرور لڑائی کرنی پڑے گی۔ اگر اس نے روس کو ایران مین ریل بناتے وقت ہتھے پر ہی ٹوکنا چاہا تو عنقریب ہی اور اگر تکمیل ریلوے پر مدافعانہ مقابلہ کیا گیا تو چند برسون کے بعد۔ اب سوال یہ ہے کہ اسوقت انگلستان کا کون مددگار و معاون ہوگا یا ہو سکتا ہے۔ انگریزون کو خیال بلکہ یقین ہے کہ افغانستان اُس اڑے وقت پر انکے کام آئیگا اور وہ اب تک یہی سمجھے بیٹھے ہین کہ روس کو بہرحال افغانستان سے گذر کر ہندوستان پر حملہ کرنا پڑیگا یہی وجہ ہے کہ وہ افغانستان سے بفر سٹیٹ کا کام لینے کی نیت سے اوسے قائم رکھے ہوئے ہین اور اوسکی طاقت کو مضبوط کرنے مین مدد کرتے رہتے ہین۔ لیکن روس کی یہ نئی چال اس توقع اور یقین کو باطل کر رہی ہے۔ جب لڑائی کا رخ ایران کی طرف جا پڑا تو افغانستان کا حکمران انگریزون کی طرفداری کرنے سے یہ عذر کر کے چہوٹ سکتا ہے کہ مین نے اپنے علاقہ سے باہر تمہاری مدد کرنیکا کبہی ذمہ نہین لیا۔ اور یقین غالب ہے کہ وہ یہی عذر کر کے انگریزون اور روسیون کے باہمی مقابلہ سے بالکل الگ تہلگ رہیگا۔ اور اس الگ تہلگ رہنے سے اسکی طاقت جو محفوظ رہنے کے باعث بہت زبردست ہوگئی ہوگی۔ روسیون کی نسبت انگریزون کے حق مین نہایت خطرناک ثابت ہوگی۔ روس نے افغانون پر (سوائے پنجدیہ کے کہ وہ ترکستان مین واقع ہے) کبہی فوجکشی نہین کی۔ برخلاف اسکے انگریز چار دفعہ افغانستان کو تاخت و تاراج کر چکے ہین۔ اس صورت مین انسانی جبلت نہ سہی افغانی کینہ توزی موقعہ ملنے پر انکو انگریزون سے بدلہ لینے سے کبہی باز نہ رہنے دیگی۔ اور اس وقت کابل کا فرمانروائے انگریزی نوازشات اور احسانات کو مدنظر رکہکر لاکہہ اپنے ملک کے جوش کو روکنے کی کوشش کرے اسکو کبہی روک نہین سکیگا۔ رہا ایران وہ محض ایک عضو معطل ہے اسکی فوجی امداد یا مزاحمت چندان مؤثر نہین ہو سکتی۔ یورپ کی طاقتین میدان جنگ سے اسقدر دور ہین کہ انکی مخالفت یا موافقت دونو فریق مین سے کسی کو کام نہین دیسکے گی۔ البتہ سرحد برہما پر فرانس کی ہمسائیگت ممکن ہے اس موقعہ پر کوئی گل کہلاوے۔ رہی ٹرکی وہ البتہ ایسے نازک موقعہ پر بطور سابق انگلستان کو قابل قدر امداد دیسکتی ہے۔ لیکن انگریزی گورنمنٹ کے موجودہ طریق عمل نے اس امداد کو مشتبہ ہی نہین بلکہ قریباً ناممکن کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ امداد اسکے لئے ایسی ضروری ہے کہ وہی مدبر مضمون نگار جسکی پیشینگوئی میدان کارزار کے متعلق اب پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ اس پیشینگوئی کے بعد ہی یہ تحریر کرتا ہے "اور یہ بالکل انگلستان کے اختیار مین ہے کہ لڑائی کے رد کو ہندوستان سے پہیر کر اپنے حسب پسند میدان مین نبرد آزمائی کرے۔ مگر اس کے ساتھ ایک یہ شرط لازمی ہے کہ اوسے اپنے قدیمی اور مخلص رفیق سلطنت عثمانیہ کے ساتھ موجودہ طریق برتاؤ اور سلوک کو بدلنا پڑے گا۔ ہم انگلستان اور روس مین لڑائی چہڑ جانے کے خواہشمند نہین۔ وہ دونون ملکون کے حق مین نہایت تباہی بخش ہوگی۔ ..... مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ قبضہ ہندوستان ایک نہ ایک دن روس سے لڑائی کرا دے گا جس لڑائی کے لئے انگلستان کو تیار رہنا چاہیئے۔ لیکن جنگ مذکور کے امکان پر غور کرتے وقت **ٹرکی کو فراموش کر دینا ناممکن ہے**۔ وہی ٹرکی جسکے برخلاف انگلستان مین اس قدر طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا ہے ..... اور جسکے بندرگاہ گیلی پولی کے قریب انگریزی بیڑہ دہمکی دینے کی نیت سے لنگرزن ہے"

ترک وہی ترک ہین جو غدر جیسے پرآشوب زمانہ مین ہندوستان مین انگریزی حکومت قائم رہنے کا باعث ہوئے تہے۔ اور گو اسوقت انکے لئے ہندوستان پر خود قابض ہو جانا نہایت ہی آسان تہا۔ لیکن رفاقت دیرینہ کا پاس کر کے انہون نے ہندوستان کے باغیون کی مسلمان جماعت کو انگریزی حکومت کی متابعت کی ہدایت کی۔ گو واقعات مابعد نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ رفاقت انگریزون کیطرف سے شروع ہی سے خودغرضی پر مبنی تہی۔ اور اب ترک انگلستان کی کہلم کہلا معاندانہ کارروائیون سے سخت برافروختہ اور انگریزون کی طرف سے نہایت بدظن ہو گئے ہین۔ اور اسکے مقابلہ مین اپنے قدیمی دشمن روس کو صادق الوداد اور دوست سمجہتے ہین۔ لیکن اگر انگریزی گورنمنٹ اس وقت بہی موجودہ رویہ کو چہوڑ کر پرانے تعلقات کو پہر سے قائم کرنا چاہے تو ممکن ہے کہ کامیاب ہو جائے۔ ترک پکے مسلمان ہین۔ اور اسلام اپنے اصلی جوہر مین ابتک انہی مین پایا جاتا ہے۔ انگریزون کے ساتھ انہون نے ملکی اغراض کو مدنظر رکہکر ہی دوستی نہین کی تہی۔ بلکہ پروٹسٹنٹ فرقہ کا نسبتاً دیگر عیسائی فرقون سے زیادہ موحد ہونا اسکا باعث ہوا تہا۔ انہون نے دیگر بت پرست اور تصویر پرست فرقون یعنی رومن کیتہولک اور یونانی کلیسا کے عیسائیون کے مقابلہ مین جنسے وہ چوطرفہ گہرے ہوئے تہے پروٹسٹنٹ انگریزون کی رفاقت کو زیادہ ترجیح دی۔ ترکون سے دوستی پیدا کرنیکے لئے خود انگریزون نے پراٹسٹنٹی توحید کو ایسا زبردست آلہ سمجہا کہ ملکہ الزبتہہ نے اپنی پراٹسٹنٹی ہی کے بہروسہ پر سلطان سلیمان اول سے امداد کی درخواست کی تہی۔ یہ رفاقت رفتہ رفتہ ایسی مضبوط ہو گئی کہ گو آج ترک انگریزون کی مسلسل غداریون سے سخت بیزار نظر آ رہے ہین۔ مگر انہین اس سلسلہ اتحاد کے ٹوٹ جانے کا قلق ضرور ہے اور اس قلق و صدمہ سے فائدہ اُٹہانا ابہی انگلستان کے اختیار مین ہے۔

انگلستان کی موجودہ مخالفانہ چالون اور ٹرکی کی برافروختگی کی بڑی وجہ انگریزی قبضہ مصر ہے جسے انگلستان والے حفاظت ہند کے لئے نہایت ضروری سمجہے ہوئے ہین۔ اور کسی قدر طمع ملک گیری اور ہوس حکومت بہی انکے اس قبضہ پر مصر رہنے کا باعث ہو رہی ہے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ روس کبہی ہندوستان پر براہ نہر سویز حملہ نہین کرے گا۔ اور نہ ہی انگلستان روس کے ہندوستان پر براہ خشکی حملہ آور ہونے کی صورت مین نہر سویز یا قبضہ مصر سے یہ فائدہ اُٹہا سکیگا کہ انگلستان سے ہندوستان مین کمک پہونچا سکے۔ یہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ ایسے موقعہ پر انگلستان سے کمک بہیجنے کی گنجائش بہی ہو سکے گی۔ یا نہین۔ بفرض محال اگر اس راستہ سے کمک پہونچ بہی جائے تو وہ روس کی کئی لاکہہ فوج کے مقابلہ مین مشکل سے کارآمد ثابت ہو سکیگی۔ مختصر یہ ہے کہ اگر انگلستان اب بہی دوراندیشی سے کام لیکر مصر ٹرکی کے حوالہ کر دے اور سلطنت عظمیٰ عثمانیہ کو کمزور و نابود کرنے کی فکر چہوڑ کر جس مین اسے کبہی کامیابی نہین ہونے کی سلطان المعظم سے یہ عہد لے لے کہ وہ روس کے حملہ کے موقعہ پر انگلستان کی اعانت کرینگے۔ یا کم از کم یہ کہ روس کے طرفدار نہ ہونگے۔ اور اسکے جہازون کو باسفرس اور ڈرڈنیلز سے گذرنے نہین دین گے۔ تو وہ موجودہ حالت کی نسبت زیادہ کامیابی کے ساتھ روس کا مقابلہ کر سکے گا۔ ہان اگر وہ ان پہندون سے جو دشمنون نے اسکے لئے تیار کر رکہے ہین بچنا نہین چاہتا تو اس صورت مین اوسے اختیار ہے کہ کہلے دل سے سلطان المعظم کا دشمن بنا رہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

پنجاب ایسوسی ایشن نے جس مین یورپین اور دیسی ممبر شریک ہین ۱۰۔ اپریل کی سہ پہر کو مسٹر میکورتھ ینگ صاحب جدید لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین بمقام شالامار باغ ایڈرس پیش کیا۔ اس انجمن کا مدعا دیسی شرفا اور یورپین جماعت مین میل ملاپ پیدا کرنا اور تعلیم نسوان کو ترقی دلانا ہے۔ نواب ممدوح نے جوابی تقریر مین لیڈی صاحبہ اور اپنی طرف سے معمولی شکریہ کے الفاظ بیان کرنیکے بعد ہندو اور مسلمانون کی موجودہ رنجش اور باہمی عداوت پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کی فہمایش کے بعد نواب لفٹنٹ گورنر کی اس تازہ تہدید نے بظاہر دونون فریقون کے رؤسا کو مصالحت کرا دینے پر اور زیادہ کمربستہ کر دیا ہے۔ مگر مسلمان رؤسا یا ادعائی لیڈرون کی سرگرمی اور جد و جہد کا مدعا ابتک سمجہہ مین نہین آیا۔ مسلمانون نے دوسرے فریق کے ساتھ کونسی زیادتی یا جبر کیا ہے جس سے آیندہ کے لئے اونکو باز رکہنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ تمام مسلمانون پر قتل عمد جیسے سنگین جرم کا بلاوجہ موجہ شبہ کیا جاتا ہے۔ اونکی انجمنون اور معززین کی تلاشی لیکر کل جماعت کو ذلیل کیا جا رہا ہے۔ زہر دے دیکر ان ملیچہون کی ناپاک وجود سے آریاورت کو پاک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہوٹے اشتہار دیکر حکام کو انکی

طرف سے بدظن کرنے کی کوشش ہو رہی ہین۔ مسلمان سبزی فروشون۔ گل فروشون جوڑی بیچنے والون اور تمام اسی طرح کے پیشہ درون سے جو صدیون سے دونون فریق کی ضروریات بہم پہنچایا کرتے تھے۔ خرید فروخت قطعاً مسدود کی جاتی ہے۔ جھٹکے کی دوکانین کثرت سے کھولی جا رہی ہین۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ مقتول کی تصانیف کی وسیع اشاعت کے لئے چندے جمع کئے گئے۔ اور بڑے زور شور سے جمع کئے جا رہے ہین۔ یہ سب کچھ مسلمان رؤسا دیکھ رہے ہین۔ پھر وہ کیون مصالحت کی کوشش مین شریک ہونیسے یہ ظاہر کرنے کا موجب بن رہے ہین۔ کہ مسلمانون نے بھی اس کشیدگی کے پیدا کرنے مین کوئی عملی حصہ لیا ہوگا جسکے لئے انکے رؤسا ایسے سرگردان ہو رہے ہین۔ اونکی طرف سے صاف جواب یہ ہونا چاہیئے کہ جس فریق نے زیادتی کی اور کرتا چلا جا رہا ہے وہ اپنی حرکتون سے باز آجائے۔ اور کشیدگی کو جو اوسکی ہی پیدا کردہ ہے چھوڑ دے۔ جس سے موجودہ رنجش وجود خود بخود نابود ہو جائے گا۔ کیا ہمارے رؤسا اپنی سادہ لوحی اور اسلامی بھولاپن وصاف باطنی کی وجہ سے نادانستہ اپنی جد و جہد سے مسلمانون کو شریک ملزم ظاہر کرنیکا باعث نہین ہو رہے ہے؟۔ اور کیا وہ اپنے ساتھی ہندو لیڈرون سے یہ پوچھنے کی جرات نہین کر سکتے کہ جبکہ تم لوگ لیکھرام کی تصانیف کی اشاعت کے لئے جنمین اسلام۔ مسلمانون کے پیغمبر۔ اور سکھون اور اُن کی گورو کیلئے نقطہ تبرے سُنانیکے سوا اور کچھ نہین ہی برابر چندے جمع کر رہے ہو۔ اور تمہاری اخبارات مسلمانون کو ذلیل اور ہندوون کو بھڑکانیکے لئے پہلے سے زیادہ سرگرمی دکھلا رہے ہین تو تم کس مونھ سے مصالحت کرنیکا نام لے رہے ہو۔

اگر ہندو لیڈر مصالحت کرانے کی کمیٹیون کے کاغذی جمع خرچ سے اپنی اصلی کارروائیون کو گورنمنٹ کی نظر سے چھپانے مین کامیاب ہو گئے تو جیسے کہ اونکی حکمت عملی اور فراست قابل ستائش ہوگی ویسے ہی حکام وقت کی زود اعتباری اور سادہ لوحی مین بہت کم شبہ باقی رہجائے گا۔ دونون فریق کے رؤسا نے ۱۴ ماہ حال کو راجہ ہربنس سنگھ کے مکان پر مصالحت کرانے والی کمیٹی کا دوسرا جلسہ کیا جس مین قواعد وضع کرنیسے بڑھکر کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ آیندہ جلسہ ۴۵- کو ہوگا۔ +

گورنمنٹ ہند نے صیغہ سول سروس کے ملازمون کو رخصت ملنے کے متعلق چند پابندیان

لگادی ہین اور لوکل گورنمنٹون کو صرف اس شرط پر رخصت عطا کرنے کا اختیار دیا ہے کہ اونکو کسی دوسری صوبہ سے امداد نہین ملیگی۔ بنا برین نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے سخت قحط سالی کے آثار دیکھکر اور وبا کے پنجاب مین آجانیکے خوف سے حکم نافذ کیا ہے کہ کسی سویلین کو بلا طبی سارٹیفکٹ کے یا قیام صحت کے لئے خاص خاص صورتون مین ہندوستان سے باہر جانے کی واسطے رخصت نہین ملیگی۔ البتہ ہندوستان کے اندر رہنے کی صورت مین اس شرط پر کہ کمشنر ضرورت کے وقت ۴۸ گھنٹہ کا نوٹس دیکر واپس بلا سکین گے۔ اکثر افسرون کو رخصت ملجائیگی۔ نواب ممدوح امید ظاہر کرتے ہین کہ افسر خود موجودہ ضرورت کو دیکھکر درخواستین کرنے سے محترز رہین گے۔ صاحب موصوف نے یہ بھی بامر مجبوری فیصلہ کر دیا ہے کہ اون دیسی عہدہ دارون کو جو مسلمانون۔ سکھون اور ہندوون کی ڈیپوٹیشون کے ہمراہ لنڈن جانیکے لئے منتخب ہوئے ہین مندرجہ بالا قاعدہ کے روسے رخصت نہین دیجائیگی۔ یعنی نجم الہند سردار محمد حیات خان صاحب اور سردار گوربچن سنگھ ڈویژنل جج کو اس غرض کے لئے رخصت نہین مل سکیگی۔ سردار گوربچن سنگھ صاحب تو شاید اب رُک جاوین۔ مگر نجم الہند صاحب جنکی ایک سال کی توسیع شدہ ملازمت مین غالباً چند مہینے ہی باقی رہگئے ہین۔ سفر لنڈن کا ارادہ ترک کرنے کی بجائے پنشن لے لینے کو ترجیح دین گے۔ ممبران ڈیپوٹیشن ۱۵ مئی کے قریب پنجاب سے روانہ ہو جاوین گے۔ سردار صاحب ڈیڑھ ماہ کی رعایتی رخصت کے مستحق تھے۔ انکو خیال تھا۔ کہ ڈیڑھ دو ماہ کی اور رخصت اسکے علاوہ مل جائے گی۔ +

کلکتہ کا ایک معزز انگریز قحط زدہ علاقون مین دورہ کر کے واپس آنے پر وہان سے ایک اخبار کو لکھتا

ہے کہ جو مقام ریلوے لائینون سے دور ہین وہان مصیبت خوفناک درجہ تک پہونچی ہوئی ہے۔ اور جو کوائف مصیبت زدگان کے اخبارون مین درج ہو رہے ہین۔ اونمین ذرہ بھر مبالغہ نہین۔ سنار اور صراف قحط زدگان کا رہا سہا خون نچوڑ رہے ہین۔ غربا سے آدھے داموں پر چاندی کے زیورات خرید کر وہ خود روپئے تیار کر رہے ہین۔ اور بعض علاقون مین تحصیلدار تک ان ناجائز طور پر مضروب شدہ روپیون کو مالگذاری مین لینے پر مجبور ہین۔ صراف اور سنار قحط سے ہی فائدہ نہین اُٹھا رہے۔ بلکہ ٹکسالون کے بند ہونیسے بھی۔ +

جشن شصت سالہ کے متعلق گورنمنٹ ہند سرکاری طور پر کوئی خوشی نہین منائیگی۔ اوس دن

کی تعطیل کر دینے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اسیطرح یورپین جماعت کی اکثر مجالس بھی بحیثیت مجموعی کوئی جشن نہین کرینگی۔ صرف ممبرون پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ فرداً فرداً جو مناسب سمجھین اس جشن کی یادگار کے لئے کرین۔ ہندوون نے مسلمانون کی تقلید مین بیشک جشن کے متعلق چند ایک عجیب و غریب تجاویز منظور کی ہین۔ مگر اونکا صنعتی تعلیم جیسی ضروری چیز کیطرف متوجہ ہو جانا اون ناممکن العمل تجاویز پر پردہ ڈال رہا ہے۔ ہان مسلمان لیڈر دیکھئے صرف محرم مین عید منا کر اور چراغان کر کے خوشنودی مزاج کا کونسا ڈپلومہ یا سند حاصل کرتے ہین۔ +

ٹرانسوال اور انگلستان کے رشتہ تعلقات کی گرہ دن بدن ایسی سخت اور پیچیدہ

ہوتی چلی جا رہی ہے کہ اب ہاتھ سے اُس کے سُلجھنے کی کوئی امید نہین رہگئی۔ اور عنقریب اوسکو تلوار ہی سے کاٹنا پڑے گا۔ پریسیڈنٹ کروگر نے جیسا کہ پچھلے ہفتہ لکھا جا چکا ہے اپنی ہمسایہ بوئیر جمہوری ریاست سے معاہدہ استحاد کر لیا ہے۔ اور وہ نہ فقط اپنی قلمرو مین ڈچ باشندون کو مسلح کر رہا ہے۔ بلکہ انگریزی علاقہ کیپ کولونی کی ڈچ رعایا مین بھی جرمنی سے ہتھیار منگوا کر تقسیم کر رہا ہے۔ ادہر انگلستان معاملہ کو بہ نرمی سلجھانے کی بجائے سختی سے لینا زیادہ مفید سمجھ رہا ہے۔ جو اوسکی پرانی پالیسی کے برخلاف ہے۔ شاید اُسے یقین ہو گیا ہے کہ پریسیڈنٹ ٹرانسوال بمصداق ہندی مثل لاتون کے بھوت باتون سے سیدھے نہین ہوتے۔ نرمی سے راہ راست پر نہین آئے گا۔ یا انگریزی گورنمنٹ کو اپنے کمانڈر انچیف لارڈ ولنگٹن کے اس بیان سے حوصلہ ہو گیا ہو کہ ٹرانسوال کو فتح کرنیکے لئے بمبئی کی انگریزی فوج کافی ہے۔ بہرحال جنوبی افریقہ مین ڈچ اور انگریزی قوم مین موت و زندگی کا خوفناک تنازعہ عنقریب برپا ہونے مین کوئی شک باقی نہین رہگیا۔ جس کا اُس وقت خاتمہ ہوگا۔ جبکہ جنوبی افریقہ سے دونون مین سے ایک قوم کی قطعی بیخکنی ہو جائیگی۔ اور ممکن ہے کہ کریٹ یا مشرقی یورپ کی جگہہ تنازعہ ٹرانسوال ہی عالمگیر اٹل جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہو اور یہین سے روئے زمین کے موجودہ خشک بارود کے میگزینون کو آگ لگانے والی شرارے اٹھین۔ واللہ عاصمنا من کل بلیات۔ +

جمعرات گذشتہ (۸ اپریل) کی شام کو وہائی کمیٹی کے میر مجلس جنرل گنٹاکیر کو ایک فرضی مسلمان کی

طرف سے خط موصول ہوا کہ تم مسلمانونکو خانہ بخانہ تلاشی لیکر سخت تکلیفین پہونچا رہی ہو۔ جسکا انجام یہ ہوگا کہ پنڈت لیکھرام کیطرح تم بھی قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اسکے بعد راقم جو اپنا نام غلام رسول غازی بتلاتا ہے لکھتا ہے کہ جرنیل صاحب کو پندرہ دن کے اندر قتل کر دینے کی باضابطہ اطلاع دیتا ہے۔ جرنیل صاحب اس خط کو اُسی وقت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہین جس نگاہ سے امرتسر مینونسپلٹی کے سکرٹری مسٹر نکل نے ایک ایسی ہی دھمکی آمیز اشتہار کو کہ وہ ۱۱ اپریل کو قتل کر دیئے جائینگے دیکھا تھا۔ ایسے خطوط یا اشتہارون کی نسبت کوئی بیوقوف ہی خیال نہین کر سکتا کہ مسلمان انکے لکھنے یا شائع کرنیوالے ہین۔ بلکہ مسلمانون کے مخالفین جو آیا ورت کو فتح کرنیکے لئے دیندار تک علم کو گہرا کر رہے ہین ایسی کمینہ روباہ بازیون سے اپنی سفاہت کو اور زیادہ نمایان کر رہے ہین۔ اور انکو مسلمانون کو اس طرح سے بدنام اور حکام کو انکی طرف سے بدظن کرنیکی کوشش مین ناکامی ہوگی۔

+ جسکی نسبت ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ اس قدر کمزور ہوگی جس قدر کہ ہر خونی کی ہوتی ہے۔

کلکتہ کے چیف جج کو ۲۷ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ملتی ہے۔ اور وہاں کے کسی جج کی تنخواہ ۴۴ ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ پنجاب چیفکورٹ کے چیف جج اور دیگر ججوں کو مساوی تنخواہ ۴۲ ہزار روپیہ سالانہ ملتی ہے۔ سر ڈینس۔ چیف جج کی تنخواہ میں چھ ہزار کا اضافہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر اُن کا ارادہ پورا نہ ہوا۔ اب شاید پنجاب میں ہیکورٹ ہونے پر ویسا ہو۔ بنگال والوں نے گورنمنٹ میں درخواست دی ہے۔ کہ ہمارے ہائی کورٹ کے ججوں کو بمقابلہ حیثیت و کام تنخواہ کم ملتی ہے۔ یہ دیکھ کر اب پنجاب میں بھی یہ تحریک ہو رہی ہے کہ پہلے چیفکورٹ کے ججوں کی تنخواہ بڑھاؤ۔ جنکو ہائیکورٹ کے کم سے کم تنخواہ پانیوالے جج سے بھی تھوڑی تنخواہ ملتی ہے۔ موجودہ حالت میں گورنمنٹ سے یہ امید نہیں کہ وہ کسی ایسی درخواست کو منظور کر سکے۔ لیکن اگر اُسکے پاس کسی وقت گنجائش ہو بھی سکے تو جوڈیشل محکمہ میں ججوں کی نسبت ماتحت عملہ والے امداد اور دستگیری کے زیادہ مستحق ہیں جو قلت تنخواہ کی وجہ سے ایکطرح پر غریب رعایا کا خون چوسنے پر مجبور بھی ہیں۔

نواب وزیر ہند نے انگریزی اخبارات کی ہائے پکار سے دب کر آخر پارلیمنٹ کے حکم کو بالائے طاق رکھ قانون دکھائی کو پھر جاری کر ہی دیا۔ نواب ممدوح وائسرائے کشور ہند کو مراسلہ ارسال فرماتے ہیں کہ امراض تناسل کے متعلق گورہ فوج کی جو حالت آپکے مراسلہ سے منکشف ہوتی ہے۔ اُسے قایم نہیں رہنے دیا جا سکتا۔ البتہ ایسا کوئی عمل نہ کیا جاوے۔ جس سے بدکاری کو رونق ملے۔ سپاہیوں کیلئے عورتیں بہم پہنچانے کا کوئی انتظام نہ کیا جاوے۔ عورتوں کا جبراً طبی معائنہ نہ ہو۔ نہ اُن کو بدکاری کرانے کے لائسنس عطا کئے جائیں۔ اور نہ کسبیوں کو رجمنٹوں کے بازاروں میں رہنے اور کوچ پر فوجوں کیساتھ جانے کی اجازت دی جاوے۔ ان شرائط کی پابندی سے گورنمنٹ ۱۸۹۵ء کے قواعد چھاؤنیہائے کو قاعدہ نمبر ۵ و ۶ و ۷ کو تمام متعدی وبائی اور تناسلی امراض سے متعلق کر دینے کی ہدایت کرتی ہے۔ عورتوں کو ہسپتالوں میں حاضر ہونا لازمی ہوگا یا اُن کو چھاؤنی چھوڑنی پڑے گی۔ گورنمنٹ اس مشورہ کو پسند کرتی ہے۔ کہ اُنکے معائنہ کے لئے ہاسپٹل اسسٹنٹ عورتیں مقرر کی جاویں۔ نواب وزیر ہند نواب وائسرائے سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا ہدایات کے نفاذ و تعمیل کے لئے جو قواعد منضبط کئے جائیں وہ اُن کو بھیجدیئے جائیں اور اگر قواعد بنانے کے لئے قانون وضع کرنا ضروری ہو جو کہ اُن کی رائے میں ضروری نہیں تو ایسا قانون فوراً وضع کر دیا جاوے۔ گورنمنٹ آخر میں یہ نصیحت کرتی ہے کہ فوجکو اس بیماری سے محفوظ رکھنے کیلئے۔ اُن کی تعلیم۔ تفریح اور مصروفیت کے لئے از سر نو سعی کرنی چاہیئے۔

پانڈی چری کے مقدمہ حملہ مجرمانہ میں جس کی مفصل کیفیت پہلے شائع ہو چکی ہے۔ فرانسیسی عدالت نے مسز ولسن کو دس برس قید کی سزا دی ہے۔ مسز ولسن ۲۶ سالہ خوبصورت اور وجیہ عورت ہے۔ وکیل سرکاری نے بیان کیا کہ اُسنے مسز فرنیک لینڈ کو اُس کا اسباب چورانے کے لئے ہلاک کرنیکی کوشش کی تھی یہ عورت بہت بدچلن ہے۔ انگریزی علاقہ سے بھی جرم کر کے یہاں بھاگ آئی تھی۔ جب سے یہاں آئی بدکاری اسر کا پیشہ تھا۔ اور اسی کی آمدنی پر اپنا گذارہ کرتی تھی۔ اور اپنے بچہ کی پرورش کرتی تھی۔ مسز ولسن نے امریکن ہونیکا دعویٰ کیا لیکن الزام مسٹر رستم جی پارسی کے ذمہ جو انجینیر ہے اور تلاش روزگار آیا ہوا ہے۔ اور مس رہتی تھیں۔

بمبئی میں وبا کی تیزی میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ ۳ر اپریل کو ۷۰ نئے بیمار اور ۵۰ فوت ہوئے۔ اسی تاریخ تلاش کنندہ جماعت نے محلہ میمن واڑا کی تلاشی لی۔ اس میں زیادہ آبادی سُنّی مسلمانوں کی ہے جو علیحدگی کے سخت مخالف ہیں۔ اس لئے فوج اور پولیس کا معقول انتظام کر لیا گیا تھا۔ محلہ والے گودل میں کیسے کر چھتے ہوں۔ فوج کی موجودگی میں کیا ہاتھ پاؤں مار سکتے تھے کسی نے چون وچرا نہ کی۔ ایک مکان میں ایک عورت کپڑوں کے ڈھیر میں چھپی ہوئی پائیگی۔ اُس کی ٹانگ پر زخم تھا۔ اور اس سے بیمار تھی۔ اُسکو کوئی اور مرض نہ تھی۔ چنانچہ اُس کو مکان ہی علیحدہ نہ کیا گیا۔ عبدالرحمن نورانی ایک متمول سوداگر کا بیٹا طاعون سے بیمار پایا گیا۔ اس کو باپ کی دو اسپہ گاڑی میں ہسپتال بھیجدیا گیا۔ جس سے کسیقدر ہل چل پیدا ہوئی۔ ایک مکان باہر سے مقفل تھا۔ اُس کی مالکہ نے بیان کیا کہ کرایہ دار یہاں سے چلے گئے ہیں۔ مگر اندر داخل ہونے پر ایک تنگ تاریک کوٹھری میں ایک برہمن جو میونسپلٹی کا ملازم ہے بیمار پایا گیا۔ اور اُس کی بڑھیا ماں اور بیٹا اُسکے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی طرح اور بیمار بھی پائے گئے۔

۳ر اپریل کی رات کو ایک متمول سوداگر چٹیا مراجی چوجا بعمر ۵۳ سالہ اور اُس کی بیوہ ہمشیرہ کیسر بائی بعمر ۴۶ سالہ جو اکٹھے رہتے تھے اپنے مکان میں بڑی بیدردی سے قتل کئے گئے۔ قاتل آہنی صندوق میں سے کل نہ روپے نقد لیگئے۔ جن کا ابتک کوئی سراغ نہیں ملا۔ عام خیال ہے۔ کہ یہ پڑوسیوں کا کام ہے۔ ۴ر اپریل کو ۷۲ نئے بیمار اور ۵۷ فوت ہوئے۔ اور ۵ کو ۴۳ بیمار اور ۵۹ فوت ہوئے۔

گورنر نے بمبئی میونسپلٹی کو اطلاع دی ہے کہ جو روپیہ وہ اندفاع وبا پر خرچ کر رہی ہے۔ اُس کی نسبت یہ وعدہ نہیں کیا جا سکتا کہ اُس کا اس قدر حصہ امپیریل فنڈ سے میونسپلٹی کو دیا جاویگا۔ سُنّی مسلمانوں نے جو قواعد وبا کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے وکلاء کے ذریعہ وبائی کمیٹی کے پریسیڈنٹ جنرل گٹیاکیر کو بھیجے تھے وکلاء کو اُنکے جواب میں کہا گیا ہے۔ کہ طاعون زدگان کی علیحدگی کے متعلقہ احکام میں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی۔ وہ تمام پہلو سوچکر وضع کئے گئے ہیں۔ ۶ر اپریل کو ۷۰ نئے بیمار اور ۴۰ فوت ہوئے۔

۷ر اپریل کی صبح کو پانچسو ہندو گاڑیبانوں اور قلیوں نے جو کلاہ کی کپاس منڈی میں کام کرتے تھے قواعد وبا سے ناراض ہو کر کام چھوڑ دیا۔ اور جن بعض قلیوں نے جن میں زیادہ مسلمان تھے۔ یورپین سوداگر کے کہنے سننے پر کام نہ چھوڑا تھا اُنسے جبراً کام چھوڑا دیا۔ شام کو ان لوگوں کے سرپرستوں کی کمیٹی ہوئی جس میں اُنپر واضح کر دیا گیا۔ کہ خواہ وہ کام کریں یا نہ کریں گھر بہ گھر تلاشی لیا جانا بند نہیں ہوگا۔ البتہ اگر وہ اپنی قوم کے لئے الگ ہسپتال چاہتے ہیں تو وبائی کمیٹی کے پاس درخواست کریں۔ اسپر اُنہوں نے دوسرے دن کام شروع کر دینے کا وعدہ کیا۔ وبا کے شروع سے ۷ر اپریل تک ۳۸ یورپین بیمار اور ۱۴ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۶ر کو گورنر کا ایک چپراسی بیمار ہو گیا۔ جو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ میونسپلٹی کے اگزکٹو انجینیر نے رپورٹ کی ہے کہ اگر مکان اسی طرح اندھا دھند گرائے جاتے رہے تو بے تعداد لوگ بے گھر ہو جائینگے۔ اسپر فیصلہ کیا گیا ہے کہ آیندہ موسم برسات میں مکانات سوچ سمجھکر گرائے جاویں۔ ۷ر کو ۹۴ نئے بیمار اور ۵۲ فوت ہوئے۔ وبائی کمیٹی نے ۶ کو بھنڈی بازار میں خانہ بہ خانہ تلاشی لی۔ فساد کے خوف سے پندرہ سو یورپین اور دیسی فوج ہمرکاب تھی۔ کسی نے فساد نہ کیا۔ ۵ بیمار اور ایک لاش پائی گئی۔

گاڑیبان کام پر راضی ہوئے تھے۔ کہ ۷ر اپریل کو بندرگاہ کے آٹھ ہزار گھاٹی مزدوزن نے ایکہ کر کے کام بند کر دیا۔ اور جو گاڑیبان اسباب لے کر گھاٹوں کو چلے آ رہے تھے اُن کو ڈنڈے مار کر واپس کر دیا۔ صرف معدودے چند مسلمان مزدور کام کرتے رہے۔ باقی سب بگڑ گئے۔ ان لوگوں نے بھی وجہ ناراضگی وہی گھر بہ گھر تلاشی اور بیماروں کی علیحدگی بتائی۔ تمام کام بند ہو گیا اور کئی جہازوں کی روانگی ملتوی ہو گئی آخر کار مزدوروں کے مقدم نے سہ پہر کو ۳ بجے کے قریب ان لوگوں کو راضی کر لیا اور وہ کام پر آ گئے۔ اسی تاریخ جنرل گٹاکر انجمن اسلامیہ بمبئی کے جلسہ میں جسکے صدر انجمن مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی جج ہائیکورٹ تھے شامل ہوئے۔ اور مسلمانوں کی سرکاری احکام کی ضرورت اور اہمیت سے واقف کیا۔ مسٹر بدرالدین نے اُنکی تقریر کا ترجمہ کر کے مسلمانوں کو شرم دلائی کہ گورنمنٹ کی ساعی جمیلہ کا شکوہ ہونیکی بجائے اُلٹا ناراضی ظاہر کرتے ہیں۔ آخر میں اُنہوں نے مسلمانوں سے درخواست کی کہ وبائی کمیٹی کو وبا کے دفعیہ میں امداد دیں۔ ۸ر اپریل کو وبائی کمیٹی نے نڈو وارڈ نا کے محلوں کی تلاشی لی۔ فوجی پہرہ ساتھ نہ تھا ۱۵ بیمار برآمد ہوئے انمیں سے ایک زچہ عورت بمعہ نوزاد طفل کے تھی۔ ڈاکٹر برسن کی دوائی سیرم کی ہزار نلیاں اگلے ہفتہ پہنچ جائینگی۔ اس تاریخ ۵۸ بیمار اور ۵۹ فوت ہوئے۔ ابتک کل بیمار ۱۱۰۰ اور فوت ۵۸۹۲ ہوئے۔ ۹ اپریل کو ۶۸ بیمار ۴۶ فوت۔ ۱۱ کو ۶۲ بیمار ۴۵

راولپنڈی میں ۴ اپریل کو جشن شصت سالہ کے متعلق اہل ہنود و سکھوں نے عالی شان جلسہ کیا۔ بابا کہیم سنگھ صاحب بیدی صدر انجمن تھے۔ پراونشل کمیٹی کا مجوزہ ایڈورس اور صنعتی مدرسہ کی تجویز

پیش ہوکر پسند کی گئی۔ مدرسہ کے لئے ایک لاکھ پانچہزار روپیہ سائیقت جمع ہوگیا۔ بابا صاحب نے ایک لاکھ روپیہ اور سردار سوجان سنگھ صاحب رئیس نے اڑھائی ہزار روپیہ دیا۔ اس کام کے لئے پراونشل کمیٹی ۴۰ ہزار روپیہ کے وعدے پہلے لیچکی ہے۔ اور بابا صاحب کی اس فیاضی سے جو غیر معمولی تحریک پیدا ہوگئی ہے۔ اس سے ایک معقول رقم فراہم ہوجانیکی امید کیجاسکتی ہے۔ قصہ مختصر ایک ہی باہمت ہمدرد قوم کی عالی حوصلگی نے صنعتی مدرسہ کے قیام کو جس میں فقط ہندو اور سکھ لڑکوں کو تعلیم دی جائیگی یقینی کردیا ہے۔ یہ مدرسہ وہی تعلیم دینے جانیکے لئے تیار کیا جاویگا جس کیطرف سب سے پہلے ہمنی اپنے اہل وطن کو بالعموم اور مسلمان بھائیوں کو بالخصوص متوجہ کیا تھا۔ اور کالجی تعلیم کے نقصانات ظاہر کرکے پروفیشنل اور صنعتی تعلیم کی اشد ضرورت ثابت کی تھی۔ مگر افسوس ہماری قوم نے اس طرف مطلق خیال نہ کیا اور ایک بزرگ مقتدائے قوم نے توجہ بھی کی تو وہ بھی مخالفت کے لئے لیکن اگر قوم کے نصیب اچھے ہوتے تو وہ اس مخالفت پر ہی چوکتا ہوتے کہ یہ کون اہم معاملہ ہے جسپر خود قبلہ سید صاحب کو مخالفت یا موافقت کرنیکی ضرورت معلوم ہوئی ہے۔ برخلاف اسکے ملک کی بااقبال اور خوش نصیب قوم کو اخبارات اس مباحثہ کو بنظر غور دیکھتے رہے اور جب قبلہ ممدوح کے اس آخری فیصلہ پر کہ "ہم بلحاظ حالات ملک کے یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی ملک کی یہ حالت نہیں کہ صنعت و حرفت کی تعلیم میں وہ ایسی ترقی کرسکے جس سے ملک کو تمنفی ہو..." ممکن ہے کہ ہماری رائے غلط ہو۔ مگر اس اختلاف رائے کے سبب رد و قدح کرنی محض غیر مفید بات ہے۔ بلکہ پبلک پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے اور کیا کرسکتی ہے" ہم نے اس بحث کو (گو وقتاً فوقتاً قوم کو متوجہ کرتے رہنے کی برابر کوشش کی جاتی ہے) ایک طرح سے ختم کردیا تو انہوں نے اپنی قوم کو اس مسئلہ کی طرف توجہ دلانیکے لئے بڑی مستعدی سے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جس کا اثر اس ہونہار قوم پر یہ ہوا کہ جب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی شصت سالہ عہد حکومت پر خوشی منانے کا سب سے اول خیال ہماری قوم کو پیدا ہوا تو انہوں نے یہ خیال ہم سے لیکر اسکو خالی رسم سرائی پر موقوف رکھکر اسی اپنی قوم کے لئے کارآمد موقعہ بنانیکی بھی کوشش کی اور اسی تعلیم کو جسے جناب ممدوح نے ملک کیلئے غیر ضروری قرار دیا تھا اب ضروری سمجھ کر اس کی ترویج کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ اور اب عنقریب اس میدان میں بھی مسلمانوں کے خواب غفلت سے بیدار ہونے تک ہزاروں کوس آگے نکل جائینگے۔ حالانکہ اس وقت وہ اس کوچہ سے محض یا تقریباً محض نابلد ہیں۔ آہنگری و نجاری وغیرہ میں جو پیشہ صنعتی تعلیم اور کل فنون کا دارومدار ہے مسلمانوں کی ایک جماعت کافی مہارت رکھتی ہے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد مسلمان نوچینیوں کی طرح جنہوں نے بارود کو ایجاد کیا اور عجیب و غریب آتشبازیاں بنالینا اس ایجاد کا انتہائی فائدہ سمجھا اور یورپ والوں نے یہ ایجاد ترکوں اور عربوں سے حاصل کرکے اس سے ربع مسکوں فتح کرنے کا کام لیا۔ کہ الیکٹریسٹی بنالینا آہنگری کا کمال سمجھتے رہینگے اور ہندو سکھ انجینئر میکینگ اور صناع اجل بنکر یورپین کاریگروں کو ماند کرنا شروع کردینگے۔

لیکن اس معاملہ میں قبلہ ممدوح سے بھی شکایت کرنا فضول ہے۔ بدقسمت قوم کی حالت ایسی مایوسی بخش اور اس کی پستی اس درجہ تک پہنچ چکی ہے کہ اگر آنجناب بھی ہم سے متفق الرائے ہوکر قوم کو اس تعلیم کا شوق دلانیکی کوشش کرتے تو قوم پھر بھی کروٹ نہ بدلتی۔ دور کیوں جاؤ۔ اس جشن کی تقریب سعید پر ایک تجویز یہ پیش ہوئی تھی کہ مسلمان طلبار کو عربی زبان میں وظائف دینے کیلئے فنڈ قائم کیا جائے۔ اس کے لئے کل ہندوستان میں ابتک شائد دس ہزار روپیہ جمع نہ ہوسکا ہوگا کہ وہ لیگا منیگا بھی ہوگئی۔

لاہور کے سالانہ جلسہ میں قاضی محمد اسلم خاں صاحب بی۔ ایم۔ جی اور چند دیگر ہمدرد قوم نے اس موقعہ کو مسلمانوں کیلئے عملی طور پر مفید بنانیکے لئے یہ تجویز پیش کی کہ غریب مسلمانوں کو وظیفے دینے کیلئے ہر ایک شخص اپنی ماہوار آمدنی کا بیواں حصہ دیا کریں۔ مگر اسکے بعد ہمارے ہمدرد قوم لیڈروں نے کسی جلسہ میں اس تجویز کا بھولے سے نام تک نہیں لیا۔ حتی کہ اس جلسہ کی کارروائی کی جو مختصر رپورٹ لاہور کے انگریزی روزانہ اخبار میں پہلی دفعہ چھپوائی گئی۔ اسمیں بھی اس تجویز کا ذکر تک نہ کیا گیا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اسے عمداً چھوڑ دیا گیا تھا۔ لیکن اس کا سہواً ترک ہونا بھی بتا رہا ہے کہ بانیان جلسہ اسے شروع ہی سے بیسا غیر ضروری حصہ کارروائی کا سمجھے ہوئے تھے۔ کہ وہ چند گھنٹوں ہی میں بڑی آسانی سے فراموش ہوگیا۔

سکھوں اور ہندوؤں کے جلسہ سے پہلے راولپنڈی میں مسلمانوں نے بھی بزیر صدارت راجہ جہانداد خاں صاحب جلسہ کیا تھا جسمیں بڑے بڑے خوانین اپنی اپنی فوجیں اور میڈل لیکر شامل ہوئے۔ بڑے بڑے مقرروں اور سپیکروں نے تقریریں بھی کیں۔ اور چندہ کی فہرست بھی کھولی گئی۔ کس لئے؟ راولپنڈی میں مسلمانوں کیلئے پبلک ہال بنانیکے لئے۔ کتنا چندہ اکٹھا ہوا؟ کچھ اوپر چار ہزار۔ یہی دونوں جلسے ہندو اور مسلمانوں کی متناسبی حالت کو بخوبی واضح کر رہے ہیں۔ ایک صنعتی تعلیم کی اشاعت کے درپے ہیں اور دوسرے پبلک ہال کو مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت سمجھ رہے ہیں۔ جس سے بظاہر ہر ہی قیاس ہوسکتا ہے۔ کہ وہ کم از کم اپنی تمام تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرچکے ہیں۔ اور اب قوم کی عمارتی کمیوں کو پورا کرنے لگے ہیں۔ اے خوانین راولپنڈی! اگر آپکے پاس قومی مجالس کے لئے کوئی ہال نہیں تو یہ کام تو مسجدیں بھی دیسکتی ہیں۔ اگر قوم میں صنعتی تعلیم تو درکنار آرٹس کی تعلیم بھی نہیں پھیلا سکتے۔ تو کم از کم پہلے اپنے قومی کالج کی عمارت کو مکمل کرکے یہ داغ ندامت قوم کے دامن سے مٹالو۔ پھر پبلک ہال بھی بنالینا۔ ورنہ اگر اس طرح اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں اور ہال بناتے رہوگے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمہارے پاس ایک مسجد یا ہال بھی نہیں رہ جائیگا۔

نیشنل کانگریس کی مدراس پراونشل کانفرنس کے اجلاس میں مندرجہ ذیل امور پر بحث ہوگی:۔

(۱) کانفرنس کی رائے میں قحط زدہ اضلاع کے امدادی کاموں میں نامناسب موشگافی اور بیجا کفایت شعاری برتی جارہی ہے۔ مستحقین امداد کی ضرورتوں اور ان کی حالت کا مناسب لحاظ نہیں کیا جاتا۔

(۲) بعض اضلاع میں جو حالیا قحط عظیم سے ابھی سنبھل نہیں سکی۔ وہاں ایسے پٹہ داروں سے جو تیس روپیہ سے کم معاملہ ادا کرتے ہوں مالگذاری وصول نہ کی جائے۔

(۳) لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند میں مقامی اخراجات کے متعلق معاہدہ ہونے کے موجودہ طریق کو کانفرس قطعاً ناپسند کرتی ہے اور جدید پراونشل معاہدہ کو مدراس کے حق میں مضر تصور کرتی ہے۔

(۴) صوبہ مدراس کے طریقہ مالگذاری نے رعایا کو قلاش کردیا ہے۔ اگر بندوبست دوامی نہ ہو تو کم از کم میعاد عام طور پر بہت زیادہ کردی جانی چاہئے۔

(۵) جوڈیشل اختیارات اگزکٹو اختیارات سے بالکل الگ کردینے چاہئیں۔ مجسٹریٹوں سے مالی اختیارات لیکر انکو سشن ججوں اور ہائیکورٹ کے ماتحت کردینا چاہیئے۔

(۶) گورنمنٹ سے اس صوبہ کے اوقاف کو بدانتظامی سے بچانے کیلئے تاحال کوئی کارروائی نہیں کی۔ اسکے لئے جلدی قانون نافذ ہونا سخت ضروری ہے۔ دیگر امور اگزکٹو کونسل۔ قواعد لیجسلیٹیو کونسل۔ قوانین جنگلات نمک آبکاری۔ یونیورسٹی کی تعلیم میں اصلاح اور صنعتی تعلیم۔ ریلوے مسافروں کی تکالیف افسران کے پہاڑوں پر جانیکے متعلق ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے وزیر ہند کو امراض متعدی کے متعلق جو مراسلہ نومبر گذشتہ میں بھیجا تھا اسمیں

اعداد سے ثابت کیا تھا کہ ۱۸۸۵ء میں بالاوسط ۲۵۸ گورے ایک ہزار میں سے بیمار ہوئے۔ مگر ۱۹۰۵ء میں یہ اوسط بتدریج فی ہزار ۵۲۰ تک پہنچ گئی۔ یعنی اس برس نصف سے زیادہ سپاہی بیمار ہوئے۔ دیسی فوجیں زیادہ سے زیادہ اوسط اس مرض کے بیماروں کی فی ہزار ۳۴ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ دیسی فوج میں متاہلوں کی تعداد گورہ فوج کے متاہلوں سے زیادہ نہیں اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ دیسی مجرد سپاہی گوروں کی نسبت زیادہ بیمار پڑتے ہیں۔ گورنمنٹ یہ اعداد دیکر یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ عام کسبیوں میں تو یہ مرض نہیں بڑھا۔ مگر گوروں کی کسبیوں میں بیحد پھیلگیا ہے۔ اس کا باعث بادی النظر میں دونوں جنسوں کا طبعی اور ملکی اختلاف طبع معلوم ہوتا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند رفیق اور دوراز کار اسباب معلوم کرنے۔ اور باقاعدہ تدابیر اختیار کرنے میں کیوں ایسا زور دے رہی ہیں۔ اس کا علاج اندھوں کو بھی نظر آرہا ہے کہ مخالف طبع کی موجودگی کو دور کردیا جاوے۔ اور جب تک یہ نہ کیا جاویگا۔ گورہ فوج کبھی تندرست نہیں رہ سکیگی۔ ہندوستان کی یہ مہم صاحبات جنہیں لاہور کے بشپ صاحب کی مہم بھی شامل ہیں نئے قانون یا حکم کے برخلاف میموریل پر دستخط کر رہی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مرتے دم تک ایسے وحشیانہ قانون کی مخالفت کرتی رہینگی۔

منقولات

انتظام ہند کی نسبت لارڈ ابرٹس کی رائے اور اُس پر ہمارا ریمارک

ہمارے معزز ناظرین لارڈ ابرٹس سابق کمانڈر انچیف افواج ہند سے واقف ہونگے - عرصہ ہوا کہ وہ یہاں سے پنشن لیکر ولایت چلے گئے ہین اور اب وہان آیرلنڈ کی افواج کے کمانڈر انچیف کے عہدہ پر ممتاز ہین - یہ ہندوستان مین ایک معمولی سالڈر کی حیثیت سے آئے تھے - مگر قسمت کی اسقدر دہنی تھے کہ رفتہ رفتہ تمام مدارج طے کرکے تمام ہندوستان کی فوجونکے کمانڈر انچیف یا فوجی لاٹ کے عہدہ پر پہونچ گئے تھے - آپکی چھوٹی اور بڑی خدمتونکا زمانہ ہندوستان مین چالیس سال کی مدت تک رہا - اب ولایت پہونچنے پر اونہون نے اپنے ہندوستان کی آفیشل لائف پر ایک بسیط کتاب دو جلدون مین لکھی ہے -

یہ کتاب بہت سی باتون کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ انگریزی دان حضرات اوسکو پڑہین اور ضرور پڑہین - اس کتاب مین ہمارے جنگی لاٹ نے ملک کے انتظام کے متعلق بھی رائے زنی کی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ اوسکو ذرا غور سے پڑہا جائے ہم اپنے معزز ناظرین کی دلچسپی اور آگاہی کے لئے اپنے جنگی لاٹ کی کتاب مین سے ذیل کی عبارت نقل کرتے ہین +

ہندوستان مین ۱۸۵۷ء کو جیسا غدر پڑا تھا اوسکا امکان اب بھی پایا جاتا ہے - اور ضرور ہے کہ اوس سے غافل نہ رہا جائے غدر کے روکنے کیلئے یہ ضرور ہے کہ رعایا کو خوش رکھا جاوے لیکن اوسکو خوش رکھنے کے بجائے جنگلات کا سررشتہ اور صفائی کے اصولون کے دقت کے ساتھ بزور ٹھونسنے کا جنون اور بھی اوسکی ناراضی کا باعث ثابت ہو رہا ہے - اور نیز ساہوکارونکی بیدردانہ سوداگری بھی رعایا کی بددلی اور ناراضی کا موجب پائی جاتی ہے - علاوہ ازین دیسی اخبارون کی آزادی جو رعایا کو حکام سے بدظن کرنے کے واسطے جھوٹی باتین اختراع کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے اور نیز اون مفسدہ پرداز لوگون کا بیہودہ شور و غل جو مغربی معاشرت اور مغربی رسوم کو مشرقی اقوام مین زبردستی گھسیڑنا چاہتے ہین رعایائے ہند کو انگریزی حکومت سے نفرت دلانے مین لگ رہے ہین" اس رائے زرین کے اظہار کے بعد ہمارے جنگی لاٹ ہندوستان کی آئندہ حفاظت کی تدبیر اسطرح ارشاد فرماتے ہین کہ "ہندی دیسی فوج کے ساتھ گورہ فوج کے تناسب کو بہولے سے بھی کم نہ کیا جائے - اور یہ کہ دیسی افواج کے ڈسپلن انتظام کو ذرا نرم ہونے دیا جائے - اور احتیاط کی احتیاط ملحوظ رکھنی ضروریات سے ہے کہ اعلیٰ عہدون پر خواہ وہ ملکی ہون یا جنگی ایسے آدمی مقرر کئے جائین کہ جنکی ہمت - ذکاوت اور استقلال مین تقاضائے عمر سے کچھ فرق نہ آیا ہو اور جنکو ملک سے پورے طور پر واقفیت حاصل ہے اور جو رعایا کی عادات اور طبیعتونکو بھی جانتے اور پہچانتے ہین - اور یہ کہ خیالی اور فرضی تجربون سے پرہیز رکھا جائے اور ملک کے بندوبست کو حد سے زیادہ مرکوز نہونے دیا جائے اور یہ کہ انتظام ملک ایسا رکھین کہ جو ایک طرف تو مستحکم و مضبوط اور دوسری طرف بردبار اور ہمدردانہ ہو - اور اخیر مین سب سے زیادہ یہ ضرور ہے کہ حتی الامکان رعایا کی کل قومون کے اعتبار کو حاصل کرنیکی کوشش اور فکر کیجائے اور اونکو اسبات کا یقین دلایا جائے کہ ہم ہندوستان مین صرف اپنی عظمت اور وقعت ہی بلند رکھنے کا ارادہ نہین رکھتے بلکہ اوسکی قابلیت سے بھی بیخبر یا کوری نہین ہین" ہمارے پرانے جنگی لاٹ نے اپنے چالیس سال کے تجربہ کی بنا پر ملک کے انتظام کے متعلق جو کچھ رائے زنی کی ہے وہ عجیب و غریب پہلو لئے ہوئے ہے - بعض معاملات کے متعلق اونہون نے جو رائے دی ہے وہ اونکو اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار ثابت کرتی ہے - اور بعض معاملات کے متعلق جو اونکی رائے کا اظہار ہوا ہے اوس سے وہ ہندوستان کی حالت سے بالکل ہی بیخبر اور اجنبی معلوم ہوتے ہین - غدر کے امکان کی نسبت جو خیال اونہون نے ظاہر کیا ہے وہ اسمین شک نہین کہ اونکو بہت بڑا اہل الرائے ثابت کرتا ہے - اور اونکی پولیٹکل قابلیت کا اعتراف کرائے بغیر نہین رہتا ہندوستان ہی پر کچھ موقوف نہین ہے بلکہ دنیا کے ہر حصہ مین رعایا کی ناراضی اور بددلی کے اسباب پیدا ہونیکی صورت مین غدر اور طوائف الملوکی کا اندیشہ لازمی سمجھنا چاہئے - غدر کے امکان سے اگر ہمارے جنگی لاٹ ہندوستانیون کو برٹش گورنمنٹ کی نظرون مین خوفناک ثابت کرنا چاہتے ہین تو یہ اونکی یورپین طبیعت اور قومی خصوصیت کا قصور ہے آیرلنڈ کی مہذب مخلوق جہان کی افواج کی کمانڈ انچیفی کا افتخار آپکو آجکل حاصل ہے اس خصوص مین ہندوستان کی مخلوق سے بڑہکر خوفناک ہے ہندوستان کے لوگونکی طبیعتین آیرلنڈ کے لوگون کیطرح پر جوش واقع نہین ہوئی ہیں - انگریزی حکومت نے جو جو سختیان اور حق تلفیان رعایائے ہند کیلئے پائینکی ہیں اونکا عشر عشیر بھی اگر آیرلنڈ کے لوگون کے ساتھ وہ جایز رکھتی تو اسوقت ہمارے جنگی لاٹ غدر کے امکان سے ہندوستانیونکی اطاعت گذار اور حد سے زیادہ صبر و شکر کرتے مالی طبیعتون کو برٹش گورنمنٹ کی نظرونمین پرخطر اور خوفناک ظاہر کرنے کی جرات نہ کرتے ہندوستان کی بیکس اور بے بس رعایا کے مقابلہ مین آیرلنڈ کی رعایا کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کے جو جو سلوک ہین اونسے کوئی تعلیم یافتہ شخص ناواقف نہین ہے - رقبہ اراضی آبادی اور محاصل کے اعتبار سے آیرلنڈ کو ہندوستان سے کچھ بھی نسبت نہین ہے مگر اس پر بھی پارلیامنٹ مین آیرلنڈ کے ریپریزنٹیٹو شریک کئے جاتے ہین اور ہندوستان اوس رعایت سے بالکل محروم رکھا جاتا ہے -

آیرلنڈ کی رعایا اپنے ریپریزنٹیٹوز کے توسط سے برٹش پارلیامنٹ مین اپنے حقوق جتلا سکتی ہے اور جتلاتی ہوئی پائی جاتی ہے - ہندوستان کی غریب رعایا کی آواز پہونچانیوالا کوئی بھی وہان نہین ہے - آیرش اور انگلش مین کی عزت و وقعت مین کسی قسم کا فرق یا تفاوت نہین دیکھا جاتا - بخلاف اسکے ہندوستانی اور انگریز کی عزت و وقعت مین زمین و آسمان کا فرق اور تفاوت پایا جاتا ہے آیرلنڈ کی رعایا اپنے خصہ ملک مین اعلیٰ اعلیٰ خدمتونپر ممتاز ہو سکتی ہے اور ہندوستان کی غریب رعایا کبھی خواب مین بھی اس خیال کو اپنے دماغ مین جگہ نہین دے سکتی - آیرلنڈ کی رعایا کیلئے میدان ملازمت آیرلینڈ ہی کی حدود مین محدود نہین ہے بلکہ ایک انگریز کی طرح اس کے لئے تمام مقبوضات برٹش گورنمنٹ مین ملازمت کا وسیع میدان موجود ہے لارڈ رپن جو سلسلہ مین لارڈ ایلگن سے پہلے چوتھے وائسرائے گذرے ہین وہ انگلشمین نہین بلکہ آیرش مین ہی تھے - کیا ہمارے جنگی لاٹ ہمارے سامنے کوئی مثال ایسی پیش کر سکتے ہین کہ ہندوستان کا کوئی لایق سے لایق شخص بھی کبھی برٹش گورنمنٹ کی عملداری مین زیادہ سے زیادہ ہائیکورٹ کی ججی سے بڑہکر کسی اعلیٰ ذمہ داری کی خدمت پر پہونچا ہو - ہم کہتے ہین اور سچ کہتے ہین کہ ہمارے جنگی لاٹ ایک بھی ایسی مثال نہین پیش کر سکین گے - تاریخ ہند کا برٹش پیریڈ کسی ایسی مثال سے بالکل خالی ہے کہ ہندوستانی رعایا مین سے کسی لایق و فایق شخص کو منتخب کرکے کبھی انگلنڈ و آیرلینڈ یا آنکہ دوسرے مقبوضات برٹش گورنمنٹ مین کسی نمودیاکم سے کم کسی معمولی درجہ کی خدمت پر بھی بھیجا گیا ہو - ہندوستانیون کو جب انہین کے ملک مین ذمہ داری اور نمود کی خدمتین نہین دیجاتین اور انکے گہرون کا انتظام غیر ملک اور غیر ولایت کے لوگون کے ہاتھون کرایا جاتا ہے - تو دوسرے ممالک اور دوسرے اقوام پر انکو حاکم بناکر بھیجنا تو بہلا ایک بہت بڑی بات ہے اور انگریزی گورنمنٹ کی نظرون مین دیسیون کی جو وقعت اور عزت ہے یہ امر اوس کے تو بالکل ہی خلاف ہے - انگریز لوگ ہمکو صرف مفتوح ہی نہین سمجھتے بلکہ ہماری مفتوحانہ حالت نے ہم لوگون کو انگریزونکی مغرور اور خودبین نظرون مین اسقدر ذلیل اور حقیر ٹھہرا رکھا ہے کہ جسکا کچھ حساب نہین برٹش گورنمنٹ بردہ فروشی کی ممانعت کرتی ہے اور ہندوستانیکی

رعایا کے ساتھ غلامی سے بھی سخت برتاؤ کو وہ روا رکھتی ہے - ایک انگریز ہندوستانی شخص کو حشرات الارض سے بڑھکر نہین سمجھتا - اور اپنے اسی خیال کو شیوۂ فتح مندی خیال کرتا ہے - ہندوستان کے مقابلہ مین آئرلینڈ - اسکاٹ لینڈ یا ویلز وغیرہ کو دیکھو - وہانکی رعایا انگریزون کی نظرون مین ہندوستان کی رعایا کیطرح حقیر و ذلیل نہین ہے - اگر کسی انگریز کے دل مین اس قسم کا کچھہ خیال بھی گذرتا ہوگا تو وہ اوسکو ظاہر کرتا ہوا کانپتا ہے - کیونکہ سمجھتا ہے - کہ ہندوستان کی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری اور انکسار دنیا کی کسی دوسری قوم مین مشکل سے پیدا ہوسکتا ہے - آج کوئی انگریز کسی آیرش شخص سے وہی تیوری چڑھاکر اور ناک بھون سکوڑکر بولے کہ جسطرح وہ ہندوستان کی مخلوق سے بولنے کا عادی ہے - آج ہی اوسکو اسکے کبر و غرور اور نخوت و تکبر کا مزہ چکھا دیا جائے - ذرا برٹش گورنمنٹ کو یونائیٹڈ کنگڈم مین وہی ضوابط و قوانین صادر کرنے دو کہ جو ضوابط و قوانین باشندگان ہند کے لئے اوسنے نافذ کئے ہین پھر لطف دیکھو کہ مہذب ملک کی شائستہ اور نستعلیق رعایا اس سے کسطرح پیش آتی ہے اور امکان غدر کی جگہہ کیا کچھہ یقین غدر ہوتا ہے - یقین غدر ہم اس لئے کہتے ہین کہ باوجود اسبات کے کہ [illegible] آیرلینڈ کیساتھہ اسوقت انگلنڈ کی رعایا جیسی رعائتین کی جاتی ہین لیکن پھر بھی اُن مین جب کبھی بال برابر بھی کچھہ فرق ہوتا ہے تو وہان کی مہذب رعایا مہذب گورنمنٹ کے خلاف ہنگامہ بپا کرنیکو کھڑی ہوجاتی ہے اور اپنے حقوق نہایت آزادی کے ساتھ خم ٹھونک کر طلب کرتی ہے - اگر خدا نخواستہ رعایائے ہند کیطرح اون لوگون کے ساتھ بھی سلوک کیا جانے لگا تو پھر اسوقت غدر ہونیمین کچھہ شک و شبہہ نہین ہوسکتا - ہندوستان کی رعایا اپنی اطاعت گذاری اور فرمانبرداری کے لحاظ سے برٹش گورنمنٹ کی دوسری تمام رعایا سے بڑھکر قابل قدر ہے - مگر افسوس اس بات کا ہے کہ برٹش گورنمنٹ اسکی ذرا قدر نہین کرتی - وہ ہندوستان مین اپنی قوم کے لوگون کے ساتھ جس قسم کی ناواجب اور بیجا رعائتین کرتی ہے وہ اوس انصاف اور معدلت گستری کے بالکل ہی خلاف ہے کہ جس انصاف اور معدلت گستری کا وہ اپنے کو مدعی کہتی ہے - ہندوستان کی مخلوق اپنے کلیجہ پر صبر و شکر کا پتھر رکھکر ان رعائتون اور اون سلوکون کو اپنی آنکھون سے دیکھتی ہے کہ جو رعائتین اور جو سلوک برٹش گورنمنٹ اپنے قوم کے لوگون کے ساتھ کرتی ہے - برٹش گورنمنٹ ہندوستان کی رعایا کے سامنے اپنی قوم کے لوگون کے ساتھ مراعات کرکے اپنی قوم کا سکہ اور اپنی قوم کا رعب و داب ہندوستان کے لوگون کے دلونپر بٹھلانا چاہتی ہے لیکن وہ یہ نہین سمجھتی کہ اس سے انگریز قوم کا سکہ بیٹھنے کے بدلے ہندوستان کے لوگون کے دلون مین انگریزون کی قوم سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور انگریزی گورنمنٹ کا وہ عدل و انصاف کہ جسکا ترانہ کم فہم یا خوشامدی لوگونکی زبان پر ہے اسکی قلعی کھلتی ہے - کیون ہمارے جنگی لاٹ! کیا انصاف اسی کا نام ہے کہ ہندوستان کے لوگ خواہ کتنی ہی لائق و فائق کیون نہون اونکو تو انکی ملک کی بڑی بڑی خدمتونپر پوچھا نہ جائے اور غیر ملک اور غیر قوم کے لوگون کو انگریزی گورنمنٹ اپنا ہم قوم اور ہم وطن سمجھکر دیسی لوگون کی قسمتین انکے ہاتھ مین دیدے!! اور ہندوستان مین بڑی بڑی خدمتونکو انہین کے لئے مخصوص اور رجسٹرڈ کردے!!

افسوس ہے کہ ہمارے جنگی لاٹ نے ایک فوجی آدمی کی سی جلد بازی سے کام لیکر جھٹ پٹ اپنی رائے لکھ ماری اور ایک مدبر اور دانشمند شخص کو جس غور و فکر سے کام لینا چاہئے اس سے اونہون نے ذرا کام نہین لیا - ۱۸۵۷ء کا غدر جسکو ہمارے جنگی لاٹ نے امکان غدر کا یقین دلانے کی غرض سے یاد دلایا ہے بیشک تاریخ ہند مین ایک بہت بڑا واقعہ ہے - اور جب اسکے اسباب پر غائر نظر ڈالی جاتی ہے اور ساتھ ہی اسکے انصاف بھی ہاتھ سے نہین جانے دیا جاتا تو ہر منصف مزاج اور انصاف پسند شخص یہ ظاہر کرنے پر مجبور ہوتا ہے کہ غدر کا الزام صرف ہندوستان کی مفسدہ پرداز طبیعتونپر عاید نہین ہوتا - بلکہ ہندوستان کی رعایا سے بڑھکر اس کے ذمہ دار وہ لوگ ٹھہرتے ہین کہ جنکی ہاتھ مین اسوقت ملک کا انتظام تھا -

ملک رانی کیلئے زور و طاقت ہی کی کچھہ ضرورت نہین ہوتی بلکہ عقل و ادراک کی بھی اوس سے بڑھکر سخت ضرورت ہوتی ہے

لارڈ ڈلہوزی غدر سے پہلے ہندوستان کے گورنر جنرل تھے لیکن اونکی طرز عمل اور اونکی پالیسی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے زور و طاقت ہی کے بل پر ملکرانی کرنا چاہتے تھے اور عقل و ادراک یا تو اونمین تھا ہی نہین اور اگر تھا بھی تو وہ ملکرانی مین اوس سے کام لینا نہین چاہتے تھے اونہون نے انگریزی حکومت کا سکہ بٹھلانیکی غرض سے ہندوستان پر نہایت سختی کے ساتھ حکومت اختیار کی سرکار کمپنی کے فائدہ کے مقابلہ مین اونہون نے ہندوستان یا رعایائے ہند کے فوائد اور منافع کی کچھہ پروا نہین کی - سرکار کمپنی کی عملداری کو وسعت دینے کا سودائے خام اونکے دماغ مین ایسا سمایا کہ اونہون نے اودہ ناگپور - کروگ اور چند دوسری دیسی ریاستون کو ذرا سا حیلہ پاکر مقبوضات انڈیا کمپنی مین ملحق کرلیا - اور اسی قسم کی سختیان اور زیادتیان اونہون نے عام باشندگان ہند کے ساتھ کین - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لارڈ ڈلہوزی کے رخصت ہونے کے کچھہ ہی عرصہ بعد ۱۸۵۷ء کا غدر پھوٹ نکلا - لیکن پھر بھی ہندوستان کی کل مخلوق اس مین شریک نہین تھی - بلکہ اکثر دیسی ریاستون نے ہندوستان کے باغی لوگون کے مقابلہ مین برٹش گورنمنٹ کی مدد کی - برٹش گورنمنٹ پر دیسی ریاستون کا یہ احسان ایسا ہے کہ وہ کبھی اوس سے عہدہ برآ نہین ہوسکتی - اسطرح پر ۱۸۵۷ء کا غدر خود انگریزونکی ناعاقبت اندیشی سے واقعہ ہوا تھا - نہ کہ ہندوستان کے لوگون کی سرکشی اور سرتابی سے اسمین ذرا شک و شبہہ نہین کہ اگر اون لوگون نے عقل اور دور اندیشی سے کام نہ لیا کہ جنکے ہاتھ مین ہندوستان کا انتظام ہے تو اب بھی ۱۸۵۷ء سے بڑھکر بربادی بخش غدر بپا ہونیکا امکان اور پورا امکان ہے - مگر غدر کے امکان کو گول مول بیان کرجانا جیسا کہ ہمارے جنگی لاٹ نے بیان کیا ہے - ہندوستان کی اطاعت گذار - فرمانبردار رعایا کی اطاعت گذاری - فرمانبرداری اور سب سے بڑھکر اوسکی وفاداری اور خیر خواہی پر کھلا حملہ ہے - ہمارے جنگی لاٹ نے ہم لوگون مین اپنی زندگی کے چالیس سال بسر کئے مگر افسوس ہے کہ اس طول طویل زمانہ مین بھی وہ ہم لوگون کی طبیعتون کا اندازہ صحیح طور پر نہین کرسکے - ہندوستان کی مخلوق اپنے فاتح اور حکمران قوم کی سختیان سہتے سہتے اب اسقدر سخت جان ہوگئی ہے کہ مشکل سے وہ کسی تکلیف سے متاذی ہوتی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر کے وقت ہندوستان کے لوگون کی طبیعتون مین اسوقت سے کہین زیادہ جوش و خروش تھا ۱۸۵۷ء کے موقع پر ہندوستان کے لوگون کی ہمتین بہت بڑھی ہوئی تھین مگر جیسے جیسے انگریزی حکومت کو ہندوستان مین عرصہ گذرتا جاتا ہے ویسے ہی ویسے ہندوستان کی مخلوق انگریزونکی سختیان اور بے مہریان سہتے سہتے جور و ستم اور سختی و تعدی کی عادی ہوتی جاتی ہے - اگر ہندوستان کے لوگون کی طبیعتون مین اگلا سا جوش باقی ہوتا - اگر ہندوستان کے لوگون کی ہمتین پہلے کی طرح بلند ہوتین اگر ہندوستان کے لوگون مین اونکی قومی غیرت اور حمیت کا جوہر موجود ہوتا تو یہ کوئی بات ہی نہین تھی کہ مغرور قوم کے ہاتھون اسقدر ستائے جانے پر وہ ۱۸۵۷ء سے لیکر اب تک اسطرح چپ چاپ بیٹھے رہتے اور اپنی قسمتونکا فیصلہ نہ کرچکے ہوتے - لیکن نہین ہندوستان کے لوگ امن امان کے دل و جان سے شیدا ہین وہ اپنے اوپر تکلیفین گوارا کرتے ہین اور اپنے حقوق کو اپنی آنکھون تلف اور غصب ہوتے دیکھتے ہین - مگر ہنگامہ یا فساد کرکے وہ اپنے ملک کے امن و چین مین رخنہ ڈالنا ہرگز پسند نہین کرتے ہندوستان کے لوگون کی طبیعتین آرمینی عیسائیون یا باشندگان کریٹ کیطرح متفنی نہین ہین - ہندوستان کے لوگ اپنی گورنمنٹ کے خلاف حرکت کرنا یا زبان ہلانا اپنی ایمانداری اور وفاداری کے خلاف اور بالکل خلاف سمجھتے ہین - ہندوستان کے لوگ اگر متفنی و سرکش ہوتے تو سرکار انگریزی کی صعوبتین وہ کبھی نہ برداشت کرتے اور آرمینیا و کریٹ کی مہذب عیسائی رعایا کی تقلید اختیار کرکے انگریزی قوم کے مظالم اور اونکی بے انصافیون کا اپیل دوسری گورنمنٹونکے روبرو پیش کرتے اور اوسکا موقع بھی اونکو بہت اچھی طرح حاصل تھا - روس کی طاقت دنیا کے بادشاہون سے بڑھی ہوئی ہے اور ہندوستان کی مخلوق اوسکو انگریزونکا غنیم - رقیب اور حریف جو کچھہ بھی کہو سمجھتی ہے اور سچ سمجھتی ہے لیکن ہندوستان کے لوگون کی طبیعتین ایسی نیک اور صلح کل آکر واقع ہوئی ہین کہ وہ اسکو گناہ اور سخت گناہ سمجھتی ہین -

ہندوستان کے لوگون کی طبیعتین گو کیسی ہی نیک اور بے شر و فساد کیون نہون اور سرکار انگریزی کے خلاف وہ کسی قسم کی کارروائی کو بدتر از گناہ کیون نہ خیال کرتی ہون - لیکن پھر بھی برٹش گورنمنٹ کو اپنی دور اندیشی سے ضرور کام لینا چاہئے اور اوسکو وہ پالیسی اختیار کرنی چاہئے کہ جس سے ہندوستان کی مخلوق کے دل اوسکی ہٹھی مین آجائین - بات یہ ہے کہ غدر کا امکان اگر ہندوستان مین ہے تو وہ انگریزی حکام کی ناعاقبت اندیشی سے ہے نہ کہ باشندگان ہند کی طرف سے - مشیر دکن -

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن - ۸ - اپریل - **ہنگامہ کریٹ - یونانی حملہ آور** - جو یونانی حملہ آور کرینیا کے قریب یونانی سرحد سے قلمرو عثمانیہ مین داخل ہوئے اونکی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور اطالین مجاہدین بھی اون مین شامل ہین - یونانی فوج کے پنشن یافتہ افسر اور نن کمیشنڈ عہدہ دارون کے کمانیر ہین - ان لوگون کو نیشنل لیگ (یونان کی قومی مجلس) نے اپنے خرچ سے خوب مسلح کیا ہے - لڑائی کا نتیجہ تا حال معلوم نہین ہوا - (کرینیا یونانی قلمرو مین شمال مشرقی کونہ مین خلیج سالونیکا کے ساحل سے پانچ میل اور سرحد سے نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے - وکیل) -

ترکی تیاریان - یونانی حملہ آور جماعتون مین جنہون نے سرحد سے عبور کیا ہے باقاعدہ یونانی فوج کے سپاہی شامل پائے جانیکی صورت مین ترکی فوج یونانی فوج پر حملہ کرنے کی تیاریان کر رہی ہے

اتھنز - (دار الخلافہ یونان) مین بے اندازہ جوش موجزن ہے جو جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے

کریٹی باغیون نے ایک یوروپین جنگی جہاز پر جو بمقام کسامو مسلمان پناہ گزینون کو بار کر رہا تھا - گولہ باری کی - اسپر جنگی جہازون نے کشتیون کو بچانے کے لیئے باغیون پر گولہ مارے ✤

لنڈن - ۹ - اپریل - **محاصرہ کسامو** - کریٹی باغی کسامو کا محاصرہ کر رہے ہین اور امیر البحرون کو اطلاع دی ہے کہ اگر اون کے جہازون نے ہمپر گولہ باری کی - تو ہم ترکی تبرکی جواب دین گے -

(کسامو جزیرہ کے شمال مغربی ساحل پر کینیا سے چند میلون کے فاصلہ پر خلیج کسامو پر آباد ہے - وکیل) ✤

ایضاً - یونانیون نے ابتدا کر دی - یونانی گروہون نے بمقام کرینیا مقام گریوینا کے قریب سرحد کو عبور کیا - ترکون نے آتشباری شروع کی - اور دشمن کو جنگل مین گھیر لیا - جہان آج صبح سے (۹ - اپریل) برابر لڑائی ہو رہی ہے تمام ترکی فوج بالکل چوکنا ہے اور اوس کے ریزرو سپاہی حسب الطلب کام دینے کیلئے ہمہ تن تیار ہین -

کریٹی باغی قلعہ کسامو کا برابر محاصرہ کر رہے ہین اور فریقین مین مسلسل آتشباری ہو رہی ہے ✤

ایضاً - جنوبی افریقہ کی کمیٹی تحقیقات - مہم ٹرانسوال کی تحقیقات کنندہ کمیٹی کا اجلاس ۳۰ - اپریل تک ملتوی ہو گیا ہے - آجکے اجلاس مین سر جان ولوبائی (جو ڈاکٹر جیمسن کے تحت اعلے فوجی افسر تھا) کا خط بنام وزیر جنگ پڑھا گیا جس مین اوسنے دیگر افسران شریک مہم کی اس وجہ پر بریت کی تھی کہ ڈاکٹر جیمسن کے حکم سے مین نے اون لوگون کو یقین دلا دیا تھا کہ امپیریل گورنمنٹ نے مہم کی اجازت دیدی ہے - اس خط کے پیش ہونے پر ڈاکٹر جیمسن کو پھر بلایا گیا - اوس نے کہا کہ مین نے کسی کو یہ نہین کہا تھا کہ امپیریل گورنمنٹ نے یورش کی اجازت دیدی ہے - البتہ افسرون کو یہ یقین دلا دیا تھا کہ اون کے عہدے برقرار رہین گے - کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اگر مہم کامیاب ہو گئی تو انگریز اس خطا سے چشم پوشی کر جائین گے - سر جان ولوبائی نے ڈاکٹر جیمسن کے بیان کو درست تسلیم کر لیا (مسئلہ ٹرانسوال کے دوران مین انگریزونکی ایمانداری - راست بیانی حقوق ہمسائیگت کی نگہداشت اور قوانین متمدنہ کی پابندی کی قلعی اگرچہ ایسی اچھی طرح سے کھل چکی ہے کہ ۹ - اپریل کے اجلاس کی کارروائی اوسپر اور کچھ زیادہ ایزاد نہین کر سکتی - لیکن پھر بھی دو اعلے افسرون کے بیانات کا متضاد ہونا اور ایک انگریزی مقبوضہ کے سابق گورنر کا اپنی قوم سے ایسا یقین رکھنا کچھ کم دلچسپی پیدا کرنے والا شمار نہین ہو سکتا - وکیل) ✤

پیرس - ۹ - اپریل - **فرانسیسی بحری طاقت** - فرانسیسی وزیر صیغہ بحریہ نے دار الوکلاء مین تجویز پیش کی ہے کہ فرانس کی بحری فوج پر آئندہ آٹھ برسون مین اسی کروڑ فرینک (فرینک = ۱۲ر) زائد خرچ کیئے جاوین جن مین سے اسی لاکھ فرینک سال روان مین کیئے جاوین زر مطلوبہ کا زیادہ حصہ نئے جہازون - اور لنگرگاہون پر خرچ کرنیکا ارادہ ہے ✤

لنڈن - ۹ - اپریل - **جزائر ہوائی اور جاپان** - گورنمنٹ ہوائی نے چار سو جاپانیون کو جزائر مین داخل ہونیکی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - جاپان اپنی رعایا کی حفاظت کیلئے ایک جنگی جہاز بھیجنے والا ہے اور امریکہ بھی ایک جہاز بھیجنے لگا ہے -

(جزائر ہوائی یا سنڈوچ - بحر الکاہل مین صوبجات متحدہ امریکہ سے بجانب غرب چند ہزار میل کے فاصلہ پر ہین - یہ تعداد مین ۱۳ ہین جن مین سے ۸ آباد ہین - کپتان کک صاحب نے ۱۷۷۸ء مین اون کو دریافت کیا - اس وقت ان جزیرون کی آبادی دو لاکھ تھی - اور نیم وحشی لوگ انمین آباد تھے - ایک صدی کی عیسوی ہمسائیگت سے اصل باشندگان کی آبادی جو کلہم عیسائی بنائے گئے ہین - اب ۳۵ ہزار رہ گئی ہے اور کل آبادی ۹۱ ہزار ہے جن مین ۱۶ ہزار چینی - سات ہزار دوغلے آٹھ ہزار یوروپین نژاد - ۱۳ ہزار جاپانی - ۹ ہزار پرتگیز - ۲ ہزار امریکن - پندرہ سو انگریز - ۱۱ سو جرمن اور ایک ہزار دیگر ممالک کے باشندے ہین - ۱۸۲۰ء سے ان جزائر مین آئینی حکومت قائم ہو کر بادشاہ کے اختیار محدود کیئے گئے مگر ۱۸۹۴ء مین آخری فرمانروا کو جو ملکہ تھی معزول کر کے جمہوری حکومت بنا لیگئی - صدر مقام کا نام ہونولو ہے جس کی آبادی ۲۳ ہزار ہے - سالانہ آمدنی تخمیناً ستر لاکھ روپیہ اور خرچ ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ ہے - مسلمان ان جزائر مین کوئی نہین - یہودی البتہ ۷۲ ہین - وکیل) ✤

لنڈن - ۹ - اپریل - یوگنڈا مومباسا ریلوے (جس کیلئے کئی ہزار ہندوستانی قلی مشرقی افریقہ گئے ہین) ۴۵ میل تیار ہو چکی ہے اور اسی میل تک مٹی کا پشتہ بنا لیا گیا ہے ✤

لنڈن - ۱۱ - اپریل - سرکاری تمسکات کا بہاؤ کل نصف فیصدی گر گیا ✤

لنڈن - ۱۲ - اپریل - امداد قحط زدگان ہند کا فنڈ چار لاکھ ۸۸ ہزار تک پہنچ گیا ✤

نیویارک - ۱۱ - اپریل - صوبجات متحدہ امریکہ مین دریائے سس پی کی طغیانی سے کپاس کی فصل کو پانچ کروڑ ڈالر کا نقصان پہنچا ہے (بعد کی خبر ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کا اندازہ بتاتی ہے) ✤

لنڈن - ۱۱ - اپریل - **ہنگامہ کریٹ - یونان کا نشہ اترنا شروع ہو گیا** - یونانی گورنمنٹ نے افسرون کو سخت تاکیدی احکام روانہ کیئے ہین کہ سرحد پر کوئی اور مٹ بھیڑ نہ ہونے پائے -

گورنمنٹ مذکور نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ہمکو قومی مجلس کے مجاہدین کی مجوزہ یورش کا کچھ حال معلوم نہین - سرحدی چوکیون پر باقاعدہ فوج کی آتشباری زبانی تکرار پر شروع ہوئی تھی اور ہر ایک فریق دوسرے پر ابتدا کرنے کا الزام لگا رہا ہے -

باب عالی نے تنازعہ کریٹ کی تصفیہ مین متواتر توقف ہونیکے متعلق دول یوروپ کے پاس سخت شکایت کی ہے -

اتھنز مین ظاہر کیا گیا ہے کہ مقام کرینیا کے نزدیک یونانی گروہون کے ترکی علاقہ مین داخل ہونے پر ترکون نے کئی یونانی سرحدی چوکیون پر حملہ کیا اور باہم سخت آتشباری ہوئی - بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی گروہون نے تین ترکی چوکیون کو فتح کر کے مسمار کر دیا ہے ✤

لنڈن - ۱۲ - اپریل - **حبش کو سفارت** - خبر موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ونیل راؤ انگریزی سفیر بمعہ جماعت ۲ ماہ حال کو بخیریت تمام بمقام ہرار پہونچ گیا - جہان شاہ حبش کیطرف سے راس میکنان نے اوسکا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا ✤

کلکتہ - ۱۲ - اپریل - اخبار انڈین ڈیلی نیوز کو لنڈن سے تار موصول ہوئی ہے کہ انگلستان یونان کے محاصرہ مین اصل بوجھ اپنے ذمہ لینے سے جھجکتا ہے - ٹائمز نے ایک خاص آرٹیکل مین اس بات پر زور دیا ہے کہ کریٹ سے ترکی فوج کو فی الفور واپس بلا لیا جاوے (کیون نہین مصر یا متابلی لینڈ سے انگریزی فوج کو واپس بلا لیا جاتا ہے) ✤

لنڈن - ۱۲ - اپریل - **ہنگامہ کریٹ - مشتبہ فتح** - باب عالی ظاہر کرتا ہے کہ یونانی حملہ آور سرحد سے پیچھے ہٹا دیئے گئے ہین - یونانیون کا بیان ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھے جا رہے ہین -

مکافات عمل
انگلستان کے شیخ الاسلام عبد اللہ کوئلیم صاحب کے ناول ایجوکیشن کا ترجمہ
ناول کے عجیب و غریب پیرایہ مین عیسائی مذہب کا اسلام سے مقابلہ کر کے اسلام کی فضیلتین اور خوبیان دکھائی ہین اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کن اعلے اوصاف کے بواعث یوروپ مین خود بخود نور اسلام چمکا - اس ناول کی مسلمانون مین دھوم ہے - قیمت فی جلد ایک روپیہ (عہ) دفتر اخبار ہذا سے ملسکتا ہے ✤

باب عالی نے دول کی تازہ یادداشت کے متعلق ایک مراسلہ شائع کرکے دولِ عظام کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یونان نے ابتداء کی ہے +

لنڈن -۱۳- اپریل- یونانی حملہ آوروں مین (انگریزی سرکاری رپورٹ کے مطابق) باقاعدہ فوج کے سپاہی شامل تھے- اور یونانی افسر کمانیر تھے- یونانیون کے ۵۲ مقتول ہوئے- ترکی سپاہ کے ۲ شہید- اور ۱۲ مجروح-

معلوم ہوا ہے کہ حملہ آورون نے رات کے وقت حملہ کیا تھا- جسپر ترک سخت برافروختہ ہو رہی ہین

دارالعلوم انگلستان مین سر چارلس ڈولک نے مشرقی مسئلہ پر بحث اٹھائی- تو مسٹر کرزن نے گورنمنٹ کی پالیسی یورپ مین امن قایم رکھنا اور کریٹ کو آزادی دلانا بتلائی- مسٹر موصوف نے کہا کہ یونان نے ذنستمر حد سے عبور کرنیسے انکار کیا ہے اور ٹرکی نے اس واقعہ کو بشرطیکہ پھر ایسا نہ کیا جائے معاف کر دینے کا وعدہ کیا ہے-

سر ولیم مارکورٹ نے دول کے اتحاد پر حملہ کیا- اور کہا کہ مین یہ نہین کہتا کہ انگلستان کسی دوسری سلطنت کے ساتھ جنگ کرے- مگر مین اس امر پر کبھی رضامند نہین ہو سکتا کہ انگلستان بالکل ہی دوسری سلطنتون کے فیصلون کی پابندی کرنے کی پالیسی اختیار کرلے +

روما -۱۲- اپریل- اٹلی کی مشرقی پولیسی- اٹلی کے دارالوکلاء نے چار دن کے مباحثہ کے بعد ۱۴۶ کی کثرت رائے سے گورنمنٹ کی مشرقی پالیسی کے حق مین اعتبار کا ووٹ پاس کیا +

لنڈن -۱۳- اپریل- اٹلی اور کسالا- مسٹر کرزن نایب وزیر صیغہ خارجیہ انگلستان نے پارلیمنٹ مین بہ جواب سوال بیان کیا کہ گورنمنٹ کو کوئی علم نہین کہ اٹلی مصر کو کسالا واپس دینے کا ارادہ رکھتی ہے +

لنڈن -۱۲- اپریل- جاپان (ایک کی بجائے) دو جنگی جہاز جزائر ہوائی کو بھیجنے لگا ہے +

لنڈن -۱۳- اپریل- ہنگامہ کریٹ- لڑائی اٹل خیال کی جاتی ہے- ایم ڈیلی آنیس یونانی وزیر اعظم نے ظاہر کیا ہے کہ چند دنون مین ہی قطعی فیصلہ کرنا لازمی ہو گیا ہے- یونان غیر محدود وقت تک سرحد پر فوج جمع نہین رکھ سکتا- قسطنطنیہ اور آتھنز دونون جگہ لڑائی کا چھڑ جانا چند دنون کی بات سمجھا جاتا ہے-

شب گذشتہ پارلیمنٹ مین مسئلہ کریٹ کے مباحثہ کے خاتمہ پر مسٹر بلفور نے گورنمنٹ کی پالیسی پر رائے لیے جانے کی تجویز کے متعلق زبانی ترمیم پیش کی جو ۴۹ کے مقابلہ پر ۲۱۰ رایون کے اتفاق سے مسترد کر دی گئی +

لنڈن -۱۴- اپریل- یونانی حملہ آور- ترکی قلمرو پر یونانی یورش کے نتائج کے متعلق کوئی پختہ خبر ہنوز معلوم نہین ہوئی- یونانی اصرار کرتے ہین کہ ہمنے بالٹیو اور بوزدو کو فتح کر لیا تھا- اور ہمارے ساتھی فتحمندی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہین- برخلاف اس کے باب عالی کہتا ہے کہ یونانیون کو سرحد سے پار نکالا گیا ہے +

لنڈن -۱۳- اپریل پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۶- اپریل تک ملتوی کیا گیا ہے +

نیویارک -۱۳- اپریل- مسٹر میکنلی پریسیڈنٹ صوبجات متحدہ امریکہ نے یورپ مین جانیکے لیے تین کمشنر مقرر کیے ہین کہ دول متمدنہ کو سونا اور چاندی دونون دھاتون کے سکے مروج کرنے پر راغب کرین +

لنڈن -۱۴- اپریل- ہنگامہ کریٹ- ترکی یونانی تعلقات کی وجہ سے کریٹ کے متعلق دول عظام اور ٹرکی کے درمیان نامہ و پیام بالکل ساکن حالت مین ہے-

یونانی خزانہ تقریباً ختم ہو گیا ہے- اور معلوم ہوتا ہے کہ اب صرف ذریعہ حصول زر کا باقی رہ گیا ہے کہ خود یونان ہی کے لوگون سے قرض لیا جاوے- جو فقط لڑائی شروع کرنے سے ملسکتا ہے- جس سے ہی قوم کی حب وطنی موجزن ہو گئی ہے +

آتھنز -۱۴- اپریل- یونانی ہنر یمنٹ- یونانی تسلیم کرتے ہین کہ حملہ آور واپس ہو کر سرحد سے گذر آئے ہین- اور واپسی کے وقت اون کو سخت نقصان اٹھانا پڑا (یعنے بے تعداد قتل و زخمی ہوئے) +

آتھنز -۱۴- اپریل- جنگی قرضہ- ایم ڈیلی آنیس وزیر اعظم نے یونانی پارلیمنٹ سے دو کروڑ ۳۰ لاکھ درہم فوج بحری و بری کیلئے قرض لینے کی اجازت مانگی ہے- یہ اجازت طلب کرتے وقت اوس نے کہا: امید ہے کہ فوج چند دنون مین بخوبی جمع اور اپنا فرض ادا کرنیکے قابل ہو جائے گی- یونانی درہم ایک فرنیک کے برابر ہوتا ہے- یعنی دو کروڑ تیس لاکھ درہم تخمیناً دس لاکھ پونڈ ہوئے- یونان کی سالانہ آمدنی ۹ کروڑ درہم اور خرچ بھی اسیقدر ہے- اور ۸۳ کروڑ درہم کے قریب قرض ہے جس کا سود بھی ادا کرنے کی اوس مین سکت نہین- اس لیئے جدید قرضہ ممالک غیر سے ملنا تقریباً ناممکن ہے صرف اپنے ملک سے ہی فراہم ہو سکتا ہے- لیکن ہوگا بہ مشکل- یونانی گورنمنٹ کو متبع فوج پر اس وقت بیس ہزار پونڈ یومیہ خرچ کرنے پڑتے ہین- جس حساب سے یہ نیا قرضہ مل بھی جائے تو سات ہفتون تک کفایت کر سکے گا- جنوب مشرقی یوروپ کا پولیٹکس ایسا مہمل پیچیدہ اور مضطرب حالت مین ہے کہ یقین کے ساتھ کوئی رائے قایم نہین کی جا سکتی- تاہم قیاس ہو سکتا ہے کہ یونان غالباً اس مخمصہ سے چھوٹنے کے لیئے مالی مشکلات کی آڑ پکڑ رہا ہے- اور عنقریب کریٹ و سرحد سے اپنی فوجین واپس منگوا لیگا- (وکیل) +

لنڈن -۱۶- اپریل- جنوبی افریقہ مین خطرہ- امیر البحر روس نو جہازون کا بیڑہ لیکر بالکل اچانک ڈربن (ٹال کا دارالخلافہ) پہونچگیا ہے- اس بیڑہ کے دمان جانیکا مدعا اور اس عظیم الشان بحری طاقت کی اصلی منزل مقصود ابتک معلوم نہین ہوئی (یہ تار مجملاً بتا رہی ہے کہ ٹرانسوال کیطرف سے اسقدر اندیشہ پیدا ہو گیا ہے اور جرمنی و فرانس کیطرف سے اوس کو امداد ملنے کا ایسا قوی احتمال ہے کہ ہر ضرورت کے لیئے قبل از وقت تیار رہنیکے لیئے گورنمنٹ انگریزی نے ایک زبردست بیڑہ جنوبی افریقہ کے سمندرون مین بھیجدینا نہایت ضروری سمجھا ہے- (وکیل) +

آتھنز -۱۵- اپریل- ہنگامہ کریٹ- سازحل پر حالت- کچھ یونانی گروہ ابھی تک مقام گریونیا کے قریب مقدونیہ مین موجود ہین- اور تھسلی سے جو شمال مقدونیا کو جاتی ہین اون پر قابض ہین- اڑھائی ہزار آدمیون کا ایک اور دستہ مقام ملانوس سے جنیا کی طرف روانہ ہوا ہے (مقام گریونیا صوبہ مقدونیا مین ترکی یونانی سرحد کے وسط کو بالمقابل سرحد ناکورسی کی جانب شمال ۴ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے- مقام ملانوس نقشہ مین درج نہین- مگر وہ غالباً جینیا کے مقابل یونانی علاقہ مین واقع ہوگا- جنیا یونان کا شمال مغربی کونہ پر یونانی سرحد سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے- اور ترکی صوبہ اپائرس کا صدر مقام ہے- ترکی فوج کے دو ڈویژن اس جگہ اور باقی سات السونا مین ہین- ناظرین کی آسانی کیلئے سرحد اور ملحقہ مقامات کا نقشہ آیندہ ہفتہ کے اخبار مین درج کر دیا جاویگا- وکیل) +

قسطنطنیہ -۱۵- اپریل- ترکی وزراء کی کونسل نے کل (۱۴- اپریل) کو بہت دیر اجلاس کیا- اور علم یقین ہے کہ اس اجلاس مین جنگ کا نقشہ تیار کیا گیا- اور یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اگر سرحد پر پھر کوئی تازہ واقعہ ہو تو یونان پر حملہ کیا جاوے +

آتھنز -۱۷- اپریل- یونان کی پارلیمنٹ نے دو کروڑ تیس لاکھ درہم قرضہ لینے کی اجازت دیدی ہے (وزیر اعظم ایم ڈیلی آنیس صاحب کو اجازت تو ملگئی مگر روپیہ کہانسے لین گے- وکیل) +

قسطنطنیہ -۱۶- اپریل- تھیسلی پر حملہ- ترکی کمانڈر متعینہ شمالی سرحد نے باب عالی کو لکھا ہے کہ میرے لیئے اپنی موجودہ وضع قایم رکھنا ناممکن ہو گیا ہے- مجکو تھیسلی پر حملہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی جاوے- مجلس وزراء نے اوس کی درخواست کو منظور کر لیا ہے- مگر ابھی سلطان المعظم کی منظوری باقی ہے-

باب عالی نے دول عظام کی اس یادداشت پر نہایت زور سے اعتراض کیا ہے کہ یونان کے ساتھ لڑائی ہو جانے کی صورت مین ٹرکی کو کوئی فایدہ نہین اٹھانے دیا جاویگا- گلوٹرکی کا یہ اعتراض بیشک بہت درست ہے اور یورپ کو انصافاً کوئی حق اس قسم کا حکمنیکا نہین ہے- (وکیل) +

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن - ۸- اپریل - ھنگامہ کریٹ - یونانی حملہ آور - جو یونانی حملہ آور کرینیا کے قریب یونانی سرحد سے تھلمر دعثمانیہ مین داخل ہوئے اونکی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور اطالین مجاہدین بھی اون مین شامل ہین - یونانی فوج کے پنشن یافتہ افسر اور نن کمیشنڈ عہدہ دارون کے کمانیر ہین - ان لوگون کو میشل لیگ (یونان کی قومی مجلس) نے اپنے خرچ سے خوب مسلح کیا ہے - لڑائی کا نتیجہ تا حال معلوم نہین ہوا - (کرینیا یونانی تھلمر و مین شمال مشرقی کونہ مین خلیج سالونیکا کے ساحل سے پانچ میل اور سرحد سے نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے - وکیل)

ترکی تیاریان - یونانی حملہ آور جماعتون مین جنہون نے سرحد سے عبور کیا ہے باقاعدہ یونانی فوج کے سپاہی شامل پائے جانیکی صورت مین ترکی فوج یونانی فوج پر حملہ کرنے کی تیاریان کر رہی ہے

اتھنز - (دار الخلافہ یونان) مین بے اندازہ جوش موجزن ہے جو جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے

کریٹی باغیون نے ایک یورپین جنگی جہاز پر جو بمقام کسامو مسلمان پناہ گزینون کو بار کر رہا تھا - گولہ باری کی - اسپر جنگی جہازون نے کشتیون کو بچانے کے لیئے باغیون پر گولہ بارے +

لنڈن - ۹- اپریل - محاصرہ کسامو - کریٹی باغی کسامو کا محاصرہ کر رہے ہین اور امیر البحرون کو اطلاع دی ہے کہ اگر اون کے جہازون نے ہم پر گولہ باری کی - تو ہم ترکی توپون کو جواب دین گے -

(کسامو جزیرہ کے شمال مغربی ساحل پر کینیا سے چند میلون کے فاصلہ پر خلیج کسامو پر آباد ہے - وکیل) +

ایضاً - یونانیون نے ابتدا کر دی - یونانی گروہون نے بمقام کرینیا مقام گریوینا کے قریب سرحد کو عبور کیا - ترکون نے آتشباری شروع کی - اور دشمن کو جنگل مین گھیر لیا - جہان آج صبح سے (۹- اپریل) برابر لڑائی ہو رہی ہے - تمام ترکی فوج بالکل چوکنا ہے اور اوس کے ریزرو سپاہی حسب الطلب کام دینے کیلئے ہمہ تن تیار ہین -

کریٹی باغی قلعہ کسامو کا برابر محاصرہ کر رہے ہین اور مورچون مین مسلسل آتشباری ہو رہی ہے +

ایضاً - جنوبی افریقہ کی کمیٹی تحقیقات - جیمسن ٹرانسوال کی تحقیقات کنندہ کمیٹی کا اجلاس ۳۰- اپریل تک ملتوی ہو گیا ہے - آجکے اجلاس مین سر جان ولوبائی (جو ڈاکٹر جیمسن کے تحت اعلےٰ فوجی افسر تھا) کا خط بنام وندہ جنگ پڑھا گیا جس مین اوسنے دیگر افسران شریک مہم کی اس وجہ پر برئیت کی تھی کہ ڈاکٹر جیمسن کے حکم سے مین نے اون لوگون کو یقین دلا دیا تھا کہ امپیریل گورنمنٹ نے ہم کی اجازت دیدی ہے - اس خط کے پیش ہونے پر ڈاکٹر جیمسن کو پھر بلایا گیا - اوس نے کہا کہ مین نے کسی کو یہ نہین کہا تھا کہ امپیریل گورنمنٹ نے یورش کی اجازت دیدی ہے - البتہ افسرون کو یہ یقین دلا دیا تھا کہ اون کے عہدے برقرار رہین گے - کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اگر مہم کامیاب ہو گئی تو انگریز اس خطا سے چشم پوشی کر جائین گے - سر جان ولوبائی نے ڈاکٹر جیمسن کے بیان کو درست تسلیم کر لیا (مسئلہ زیر سوال کے دوران مین انگریزونکی ایمانداری - راست بیانی حقوق ہمسائیگی کی نگہداشت اور قوانین متمدنہ کی پابندی کی قلعی اگرچہ ایسی اچھی طرح سے کھل چکی ہے کہ ۹- اپریل کے اجلاس کی کارروائی اوسپر اور کچھ زیادہ اثر نہین کر سکتی - لیکن پھر بھی دو اعلےٰ افسرون کے بیانات کا متضاد ہونا اور ایک انگریزی متبوضہ کے سابق گورنر کا اپنی قوم سے ایسا یقین رکھنا کچھ کم دلچسپی پیدا کرنے والا شمار نہین ہو سکتا - وکیل) +

پیرس - ۹- اپریل - فرانسیسی بحری طاقت - فرانسیسی وزیر صیغہ بحریہ نے دار الوکلاء مین تجویز پیش کی ہے کہ فرانس کی بحری فوج پر آئندہ آٹھ برسون مین اسی کروڑ فرنیک (فرنیک = ۱۲ر۱ زائد) خرچ کیئے جاوین جن مین سے اسی لاکھ فرنیک سال رواں مین کیئے جاوین - زرطلوبہ کا زیادہ حصہ نئے جہازون - اور لنگر گاہون پر خرچ کرنیکا ارادہ ہے +

لنڈن - ۹- اپریل - جزائر ہوائی اور جاپان - گورنمنٹ ہوائی نے چار سو جاپانیون کو جزائر مین داخل ہونیکی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - جاپان اپنی رعایا کی حفاظت کیلئے ایک جنگی جہاز بھیجنے والا ہے اور امریکہ بھی ایک جہاز بھیجنے لگا ہے -

(جزائر ہوائی یا سنڈوچ - بحر الکاہل مین صوبجات متحدہ امریکہ سے بجانب غرب چھ ہزار میل کے فاصلہ پر ہین - یہ تعداد مین ۱۳ ہین جن مین سے ۸ آباد ہین - کپتان کک صاحب نے ۱۷۷۸ء مین اون کو دریافت کیا - اس وقت ان جزیرون کی آبادی دو لاکھ تھی - اور نیم وحشی لوگ انمین آباد تھے - ایک صدی کی عیسوی ہمسائیگت سے اصل باشندگانکی آبادی جو کلہم عیسائی بنائے گئے ہین - اب ۳۵ ہزار رہگئی ہے اور کل آبادی ۹۱ ہزار ہے جن مین ۱۶ ہزار چینی - سات ہزار دو غلے آٹھ ہزار یورپین نژاد - ۱۳ ہزار جاپانی - ۹ ہزار پرتگیز - ۲ ہزار امریکن - پندرہ سو انگریز - ۱۱ سو جرمن اور ایک ہزار دیگر ممالک کے باشندے ہین - ۱۸۲۰ء سے ان جزائر مین آئینی حکومت قائم ہو کر بادشاہ کے اختیارات محدود کیئے گئے مگر ۱۸۹۴ء مین آخری فرمانروا کو جو ملکہ تھی معزول کر کے جمہوری حکومت بنا لیگئی - صدر مقام کا نام ہونولو ہے جس کی آبادی ۲۳ ہزار ہے - سالانہ آمدنی تخمیناً ستر لاکھ روپیہ اور خرچ ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ ہے - مسلمان ان جزائر مین کوئی نہین - یہودی البتہ ۲ ہین - وکیل) +

لنڈن - ۹- اپریل - یوگنڈا موسباسا ریلوے (جس کیلئے کئی ہزار ہندوستانی قلی مشرقی افریقہ گئے ہین) ۴۵ میل تیار ہو چکی ہے اور اسی میل تک مٹی کا پشتہ بنا لیا گیا ہے +

لنڈن - ۱۱- اپریل - سرکاری تمسکات کا بھاؤ کل نصف فیصدی گر گیا +

لنڈن - ۱۲- اپریل - امداد قحط زدگان ہند کا فنڈ چار لاکھ ۸۸ ہزار تک پہنچ گیا +

نیو یارک - ۱۱- اپریل - صوبجات متحدہ امریکہ مین دریائے سس پی کی طغیانی سے کپاس کی فصل کو پانچ کروڑ ڈالر کا نقصان پہنچا ہے (بعد کی خبر ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کا اندازہ بتاتی ہے) +

لنڈن - ۱۱- اپریل - ھنگامہ کریٹ - یونان کا نشہ اتر نا شروع ہو گیا - یونانی گورنمنٹ نے افسرون کو سخت تاکیدی احکام روانہ کیئے ہین کہ سرحد پر کوئی اور مٹ بھیڑ نہ ہونے پائے -

گورنمنٹ مذکور نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ہمکو قومی مجلس کے مجاہدین کی مجوزہ یورش کا کچھ حال معلوم نہین - سرحدی چوکیون پر باقاعدہ فوج کی آتشباری زبانی تکرار پر شروع ہوئی تھی اور ہر ایک فریق دوسرے پر ابتدا کرنے کا الزام لگا رہا ہے -

باب عالی نے متنازعہ کریٹ کی تصفیہ مین متواتر توقف ہونیکی متعلق دول یورپ کے پاس سخت شکایت کی ہے -

اتھنز مین ظاہر کیا گیا ہے کہ مقام کرینیا کے نزدیک یونانی گروہون کے ترکی علاقہ مین داخل ہونے پر ترکون نے کئی یونانی سرحدی چوکیون پر حملہ کیا اور باہم سخت آتشباری ہوئی - بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی گروہون نے تین ترکی چوکیون کو فتح کر کے مسمار کر دیا ہے +

لنڈن - ۱۲- اپریل - حبش کو سفارت - خبر موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ونیل راڈ انگریزی سفیر بمعہ جماعت ہمراہی حال کو بخیریت تمام بمقام ہرار پہونچگیا - جہان شاہ حبش کیطرف سے راس میکنان نے اوسکا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا +

کلکتہ - ۱۲- اپریل - اخبار انڈین ڈیلی نیوز کو لنڈن سے تار موصول ہوئی ہے کہ انگلستان یونان کے محاصرہ مین اصل بوجھ اپنے ذمہ لینے سے جھجکتا ہے - ٹائمز نے ایک خاص اڈیٹوریل مین اس بات پر زور دیا ہے کہ کریٹ سے ترکی فوج کو فی الفور واپس بلا لیا جاوے (کیون نہین مصر یا مالٹا لینڈ سے انگریزی فوجکو واپس بلا لیا جاتا ہے؟) +

لنڈن - ۱۲- اپریل - ھنگامہ کریٹ - مشتبہ فتح - باب عالی ظاہر کرتا ہے کہ یونانی حملہ آور سرحد سے پیچھے ہٹا دیئے گئے ہین - یونانیون کا بیان ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھے جا رہے ہین -

مکافات عمل

نگلت کے اور شیخ الاسلام عبد الرحمن صاحب کے اور قریب سن کا حال ہے اور ان کے بیٹے عبد اللہ کے اور ان کے بیٹے عبد الرحمن ک

باب عالی نے دول کی تازہ یادداشت کے متعلق ایک مراسلہ شائع کرکے دولِ عظام کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یونان نے ابتداء کی ہے +

لنڈن -۱۳-اپریل-یونانی حملہ آوروں مین (انگریزی سرکاری رپورٹ کے مطابق) باقاعدہ فوج کے سپاہی شامل تھے-اور یونانی افسر کمانیر تھے-یونانیون کے ۵۲ مقتول ہوئے-ترکی سپاہ کے ۲ شہید-اور ۱۲ مجروح-

معلوم ہوا ہے کہ حملہ آورون نے رات کے وقت حملہ کیا تھا-جسپر ترک سخت برافروختہ ہورہے ہین

دارالعلوم انگریزی مین سر چارلس ڈلک نے مشرقی مسئلہ پر بحث اٹھائی-تو مسٹر کرزن نے گورنمنٹ کی پالیسی یوروپ مین امن قائم رکھنا اور کریٹ کو آزادی دلانا بتلائی-مسٹر موصوف نے کہا کہ یونان نے دانستہ سرحد سے عبور کرنیسے انکار کیا ہے اور ٹرکی نے اس واقعہ کو بشرطیکہ پھر ایسا نہ کیا جائے معاف کردینے کا وعدہ کیا ہے-

سر ولیم مارکورٹ نے دول کے اتحاد پر حملہ کیا-اور کہا کہ مین یہ نہین کہتا کہ انگلستان کسی دوسری سلطنت کے ساتھ جنگ کرے-مگر مین اس امر پر کبھی رضامند نہین ہوسکتا کہ انگلستان بالکل ہی دوسری سلطنتون کے فیصلونکی پابندی کرنے کی پالیسی اختیار کرلے +

روما -۱۲-اپریل-اٹلی کی مشرقی پولیسی-اٹلی کے دارالوکلاء نے چار دن کے مباحثہ کے بعد ۴۶ کی کثرت رائے سے گورنمنٹ کی مشرقی پالیسی کے حق مین اعتبار کا ووٹ پاس کیا +

لنڈن -۱۳-اپریل-اٹلی اور کسالا-مسٹر کرزن نائب وزیر صیغہ خارجیہ انگلستان نے پارلیمنٹ مین بہ جواب سوال بیان کیا کہ گورنمنٹ کو کوئی علم نہین کہ اٹلی مصر کو کسالا واپس دینے کا ارادہ رکھتی ہے +

لنڈن -۱۴-اپریل-جاپان (ایک کی بجائے) دو جنگی جہاز جزائر ہوائی کو بھیجنے لگا ہے +

لنڈن -۱۳-اپریل-ہنگامہ کریٹ-لڑائی اٹل خیال کی جاتی ہے-ایم ڈیلی آنیس یونانی وزیر اعظم نے ظاہر کیا ہے کہ چند دنون مین ہی قطعی فیصلہ کرنا لازمی ہوگیا ہے-یونان غیر محدود وقت تک سرحد پر فوج جمع نہین رکھ سکتا-قسطنطنیہ اور اتھنز دونون جگہ لڑائی کا چھڑ جانا چند دنون کی بات سمجھا جاتا ہے-

شب گذشتہ پارلیمنٹ مین مسئلہ کریٹ کے مباحثہ کے خاتمہ پر مسٹر بوشیر نے گورنمنٹ کی پالیسی پر رائے لیجانے کی تجویز کے متعلق زبانی ترمیم پیش کی جو ۹۴ کے مقابلہ پر ۲۱۰ رائیون کے اتفاق سے مسترد کردی گئی +

لنڈن -۱۴-اپریل-یونانی حملہ آور-ترکی قلمرو پر یونانی یورش کے نتائج کے متعلق کوئی پختہ خبر ہنوز معلوم نہین ہوئی-یونانی اصرار کرتے ہین کہ ہمنے بالٹیو اور بوزوو کو فتح کرلیا تھا-اور ہمارے ساتھی فتحمندی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہین-برخلاف اس کے باب عالی کہتا ہے کہ یونانیون کو سرحد سے پار نکالدیا گیا ہے +

لنڈن -۱۳-اپریل-پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۶-اپریل تک ملتوی کیا گیا ہے +

نیویارک -۱۳-اپریل-مسٹر میکنلی پریسیڈنٹ صوبجات متحدہ امریکہ نے یوروپ مین جانیکے لیئے تین کمشنر مقرر کئے ہین کہ دول متحدہ کو سونا اور چاندی دونون دھاتون کے سکہ مروج کرنے پر رغبت کرین +

لنڈن -۱۴-اپریل-ہنگامہ کریٹ-ترکی یونانی تعلقات کی وجہ سے کریٹ کے متعلق دول عظام اور ٹرکی کے درمیان نامہ وپیام بالکل ساکن حالت مین ہے-

یونانی خزانہ تقریباً ختم ہوگیا ہے-اور معلوم ہوتا ہے کہ اب صرف ذریعہ حصول زر کا باقی رہگیا ہے کہ خود یونان ہی کے لوگون سے قرض لیا جاوے-جو فقط لڑائی شروع کرنے سے ملسکتا ہے-جس سے ہر قوم کی حب وطنی موجزن ہوجاتی ہے +

اتھنز -۱۴-اپریل-یونانی ہتھیار-یونانی تسلیم کرتے ہین کہ حملہ آور واپس ہوکر سرحد سے گذر آئے ہین-اور واپسی کے وقت اون کو سخت نقصان اٹھانا پڑا (یعنے بے تعداد قتل و زخمی ہوئے) +

اتھنز -۱۴-اپریل-جنگی قرضہ-ایم ڈیلی آنیس وزیر اعظم نے یونانی پارلیمنٹ سے دو کروڑ ۳۰ لاکھ درہم فوج بحری و بری کیلئے قرض لینے کی اجازت مانگی ہے-یہ اجازت طلب کرتے وقت اوسنے کہا: میرا یہ ہے کہ فوج چند دنون مین بہ خوبی جمع اور اپنا فرض ادا کرنیکے قابل ہوجائے گی (یونانی درہم ایک فرنیک کے برابر ہوتا ہے-یعنی دو کروڑ تیس لاکھ درہم تخمیناً دس لاکھ پونڈ ہوئے-یونان کی سالانہ آمدنی ۹ کروڑ درہم اور خرچ بھی اسیقدر ہے-اور ۸۳ کروڑ درہم کے قریب قرض ہے جس کا سود بھی ادا کرنے کی اوس مین سکت نہین-اس لیئے جدید قرضہ ممالک غیر سے ملنا تقریباً ناممکن ہے صرف اپنے ملک سے ہی فراہم ہوسکتا ہے-لیکن ہوگا بہ مشکل-یونانی گورنمنٹ کو متبع فوج پر اس وقت بیس ہزار پونڈ یومیہ خرچ کرنے پڑتے ہین-جس حساب سے یہ نیا قرضہ مل بھی جائے تو سات ہفتون تک کفائت کرسکے گا-جنوب مشرقی یوروپ کا پولیٹکس ایسا اہم پیچیدہ اور مضطرب حالت مین ہے کہ یقین کے ساتھ کوئی رائے قائم نہین کی جاسکتی-تاہم قیاس ہوسکتا ہے کہ یونان غالباً اس مخمصہ سے چھوٹنے کیلیے مالی مشکلات کی آڑ پکڑ رہا ہے-اور عنقریب کریٹ و سرحد سے اپنی فوجین واپس منگوالیگا-(وکیل) +

لنڈن -۱۶-اپریل-جنوبی افریقہ مین خطرہ-امیر البحر روس نو جہازون کا بیڑہ لیکر بالکل اچانک ڈربن (ٹال کا دارالخلافہ) پہونچگیا ہے-اس بیڑہ کے وہان جانیکا مدعا اور اس عظیم الشان بحری طاقت کی اصلی منزل مقصود ابتک معلوم نہین ہوئی (یہ تار مجملاً بتا رہی ہے کہ ٹرانسوال کیطرف سے اسقدر اندیشہ پیدا ہوگیا ہے اور جرمنی و فرانس کیطرف سے اوس کو امداد ملنے کا ایسا قوی احتمال ہے کہ ہر ضرورت کے لیئے قبل از وقت تیار رہنے کے لیئے گورنمنٹ انگریزی نے ایک زبردست بیڑہ جنوبی افریقہ کے سمندرون مین بھیجدینا نہایت ضروری سمجھا ہے-وکیل) +

اتھنز -۱۵-اپریل-ہنگامہ کریٹ-سازحل پر حالت-کچھ یونانی گروہ ابھی تک مقام گریونیا کے قریب مقدونیہ مین موجود ہین-اور تھسلی سے جو ٹرکین مقدونیا کو جاتی ہین اون پر تاخت ہین-اڑھائی ہزار آدمیون کا ایک اور دستہ مقام مالانوس سے جنیا کی طرف روانہ ہوا ہے (مقام گریونیا صوبہ مقدونیا مین ترکی یونانی سرحد کے وسط کے بالمقابل سرحد نا کو سے بجانب شمال ۱۴ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے-مقام مالانوس نقشہ مین درج نہین-مگر وہ غالباً جنیا کے مقابل یونانی علاقہ مین واقع ہوگا-جنیا یونان کا شمال مغربی کونہ پر یونانی سرحد سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے-اور ترکی صوبہ اپائرس کا صدر مقام ہے-ترکی فوج کے دو ڈویژن اس جگہ اور باقی سات الاسونا مین ہین-ناظرین کی آسانی کیلئے سرحد اور ملحقہ مقامات کا نقشہ آئندہ ہفتہ کے اخبار مین درج کردیا جاویگا-وکیل) +

قسطنطنیہ -۱۵-اپریل-ترکی وزراء کی کونسل نے کل (۱۴-اپریل) کو بہت دیر اجلاس کیا-اور عام یقین ہے کہ اس اجلاس مین جنگ کا نقشہ تیار کیا گیا-اور یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اگر سرحد پر پھر کوئی تازہ واقعہ ہو تو یونان پر حملہ کیا جاوے +

اتھنز -۱۷-اپریل-یونان کی پارلیمنٹ نے دو کروڑ تیس لاکھ درہم قرضہ لینے کی اجازت دیدی ہے (وزیر اعظم ایم ڈیلی آنیس صاحب کو اجازت تو ملگئی مگر روپیہ کہانسے لین گے-وکیل) +

قسطنطنیہ -۱۶-اپریل-تھیسلی پر حملہ-ترکی کمانڈر متعینہ شمالی سرحد نے باب عالی کو لکھا ہے کہ میرے لیئے اپنی موجودہ وضع قایم رکھنا ناممکن ہوگیا ہے-مجکو تھیسلی پر حملہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی جاوے-مجلس وزراء نے اوس کی درخواست کو منظور کرلیا ہے-مگر ابھی سلطان المعظم کی منظوری باقی ہے-

باب عالی نے دول عظام کی اس یادداشت پر نہایت زور سے اعتراض کیا ہے کہ یونان کے ساتھ لڑائی ہوجانے کی صورت مین ٹرکی کو کوئی فائدہ نہین اٹھانے دیا جاویگا-گلڈسٹون کا یہ اعتراض بیشک بہت درست ہے-اور یورپ کو انصافاً کوئی حق اس قسم کا حکمنیکا نہین ہے-وکیل) +

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن -۸- اپریل- ھنگامہ کریٹ- یونانی حملہ آور- جو یونانی حملہ آور کرینیا کے قریب یونانی سرحد سے قلمرو عثمانیہ مین داخل ہوئے انکی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور اطالین مجاہدین بھی اون مین شامل ہین- یونانی فوج کے پنشن یافتہ افسر اور نن کمیشنڈ عہدہ دارون کے کمانیر ہین- ان لوگون کو میشنل لیگ (یونان کی قومی مجلس) نے اپنے خرچ سے خوب مسلح کیا ہے- لڑائی کا نتیجہ تا حال معلوم نہین ہوا- (کرینیا یونانی قلمرو مین شمال مشرقی کونہ مین خلیج سالونیکا کے ساحل سے پانچ میل اور سرحد سے نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے- وکیل)-

ترکی تیاریان- یونانی حملہ آور جماعتون مین جنہون نے سرحد سے عبور کیا ہے باقاعدہ یونانی فوج کے سپاہی شامل پائے جانیکی صورت مین ترکی فوج یونانی فوج پر حملہ کرنے کی تیاریان کر رہی ہے

اتھنز- (دار الخلافہ یونان) مین بے اندازہ جوش موجزن ہے جو جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے

کریٹی باغیون نے ایک یورپین جنگی جہاز پر جو بمقام کسامو مسلمان پناہ گزینون کو بار کر رہا تھا- گولہ باری کی- اسپر جنگی جہازون نے کشتیون کو بچانے کے لیئے باغیون پر گولہ بارے +

لنڈن -۹- اپریل- محاصرہ کسامو- کریٹی باغی کسامو کا محاصرہ کر رہے ہین اور امیر البحرون کو اطلاع دی ہے کہ اگر اون کے جہازون نے ہمپر گولہ باری کی- تو ہم ترکی تبر کی جواب دین گے-

(کسامو جزیرہ کے شمال مغربی ساحل پر کرینیا سے چند میلون کے فاصلہ پر خلیج کسامو پر آباد ہے- وکیل)

ایضاً- یونانیون نے ابتدا کر دی- یونانی گروہون نے بمقام کرینیا مقام گریوینا کے قریب سرحد کو عبور کیا- ترکون نے آتشباری شروع کی- اور دشمن کو جنگل مین گھیر لیا- جہان آج صبح سے (۹- اپریل) برابر لڑائی ہو رہی ہے- تمام ترکی فوج بالکل چوکنا ہے اور اوس کے ریزرو سپاہی حسب الطلب کام دینے کیلئے ہمہ تن تیار ہین-

کریٹی باغی قلعہ کسامو کا برابر محاصرہ کر رہے ہین اور فریقین مین مسلسل آتشباری ہو رہی ہے +

ایضاً- جنوبی افریقہ کی کمیٹی تحقیقات- مہم ٹرانسوال کی تحقیقات کنندہ کمیٹی کا اجلاس ۳۰- اپریل تک ملتوی ہو گیا ہے- آجکے اجلاس مین سر جان ولوبائی (جو ڈاکٹر جیمسن کے تحت اطلاعی فوج کا افسر تھا-) کا خط بنام وزیر جنگ پڑھا گیا جس مین اوسنے دیگر افسران شریک مہم کی اس وجہ پر برہمی کی تھی کہ ڈاکٹر جیمسن کے حکم سے مین نے اون لوگون کو یقین دلا دیا تھا کہ امپیریل گورنمنٹ نے مہم کی اجازت دیدی ہے- اس خط کے پیش ہونے پر ڈاکٹر جیمسن کو پھر بلایا گیا- اوس نے کہا کہ مین نے کسی کو یہ نہین کہا تھا کہ امپیریل گورنمنٹ نے یورش کی اجازت دیدی ہے- البتہ افسرون کو یہ یقین دلا دیا تھا کہ اون کے عہدے برقرار رہین گے- کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اگر مہم کامیاب ہو گئی تو انگریز ناراضی خطا سے چشم پوشی کر جائین گے- سر جان ولوبائی نے ڈاکٹر جیمسن کے بیان کو درست تسلیم کر لیا (مسئلہ ٹرانسوال کے دوران مین انگریزون کی ایمانداری- دست بیانی حقوق ہمسائگی کی نگہداشت اور قوانین متمدنہ کی پابندی کی قلعی اگرچہ ایسی اچھی طرح سے کھل چکی ہے کہ ۹- اپریل کے اجلاس کی کارروائی اوسپر اور کچھ زیادہ اثر نہین کر سکتی- لیکن پھر بھی دو اعلے افسرون کے بیانات کا متضاد ہونا اور ایک انگریزی متبوضہ کے سابق گورنر کا اپنی قوم سے ایسا یقین رکھنا کچھ کم دلچسپی پیدا کرنے والا شمار نہین ہو سکتا- وکیل) +

پیرس -۹- اپریل- فرانسیسی بحری طاقت- فرانسیسی وزیر صیغہ بحریہ نے دار الوکلاء مین تجویز پیش کی ہے کہ فرانس کی بحری فوج پر آئندہ آٹھ برسون مین اسی کروڑ فرنیک (فرنیک = ۱۲ر۱ پنس) خرچ کیئے جاوین جن مین سے اسی لاکھ فرنیک سال رواں مین کیئے جاوین- زیر مطلوبہ کا زیادہ حصہ نئے جہازون- اور لنگر گاہون پر خرچ کرنیکا ارادہ ہے +

لنڈن -۹- اپریل- جزائر ہوائی اور جاپان- گورنمنٹ ہوائی نے چار سو جاپانیون کو جزائر مین داخل ہونیکی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے- جاپان اپنی رعایا کی حفاظت کیلئے ایک جنگی جہاز بھیجنے والا ہے اور امریکہ بھی ایک جہاز بھیجنے لگا ہے-

(جزائر ہوائی یا سنڈوچ- بحر الکاہل مین صوبجات متحدہ امریکہ سے بجانب غرب چھ ہزار میل کے فاصلہ پر ہین- یہ تعداد مین ۱۲ ہین جن مین سے ۸ آباد ہین- کپتان کک صاحب نے ۱۷۷۸ء مین اون کو دریافت کیا- اس وقت ان جزیرون کی آبادی دو لاکھ تھی- اور نیم وحشی لوگ انمین آباد تھے- ایک صدی کی عیسوی ہمسائگت سے اصل باشندگان کی آبادی جو کلہم عیسائی بنائے گئے ہین- اب ۳۵ ہزار رہ گئی ہے اور کل آبادی ۹۱ ہزار ہے جن مین ۱۶ ہزار چینی- سات ہزار دو غلے آٹھ ہزار یورپین نژاد- ۱۳ ہزار جاپانی- ۹ ہزار پرتگیز- ۲ ہزار امریکن- پندرہ سو انگریز- ۱۱ سو جرمن اور ایک ہزار دیگر ممالک کے باشندے ہین- ۱۸۲۰ء سے ان جزائر مین آئینی حکومت قائم ہو کر بادشاہ کے اختیار محدود کیئے گئے مگر ۱۸۹۴ء مین آخری فرمانروا کو جو ملکہ تھی معزول کر کے جمہوری حکومت بنا لیگئی- صدر مقام کا نام ہونولو ہے جس کی آبادی ۲۳ ہزار ہے- سالانہ آمدنی تخمیناً ستر لاکھ روپیہ اور خرچ ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ ہے- مسلمان ان جزائر مین کوئی نہین- یہودی البتہ ۲، ہین- وکیل) +

لنڈن -۹- اپریل- یوگنڈا- مومباسا ریلوے (جس کیلیے کئی ہزار ہندوستانی قلی مشرقی افریقہ گئے ہین) ۵۴ میل تیار ہو چکی ہے اور اسی میل تک مٹی کا پشتہ بنا لیا گیا ہے +

لنڈن -۱۱- اپریل- سرکاری تمسکات کا بہاؤ- کل نصف فیصدی گر گیا +

لنڈن -۱۲- اپریل- امداد قحطزدگان ہند کا فنڈ چار لاکھ ۸۸ ہزار تک پہنچ گیا +

نیو یارک -۱۱- اپریل- صوبجات متحدہ امریکہ مین دریائے سس پی کی طغیانی سے کپاس کی فصل کو پانچ کروڑ ڈالر کا نقصان پہنچا ہے (بعد کی خبر ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کا اندازہ بتاتی ہے) +

لنڈن -۱۱- اپریل- ھنگامہ کریٹ- یونان کا نشہ اتر نا شروع ہو گیا- یونانی گورنمنٹ نے افسرون کو سخت تاکیدی احکام روانہ کیئے ہین کہ سرحد پر کوئی اور مٹ بھیڑ نہ ہونے پائے-

گورنمنٹ مذکور نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ہمکو قومی مجلس کے مجاہدین کی مجوزہ یورش کا کچھ حال معلوم نہین- سرحدی چوکیون پر باقاعدہ فوج کی آتشباری زبانی تکرار پر شروع ہوئی تھی اور ہر ایک فریق دوسرے پر ابتدا کرنے کا الزام لگا رہا ہے-

باب عالی نے تنازعہ کریٹ کی تصفیہ مین متواتر توقف ہونیکی متعلق دول یورپ کے پاس سخت شکایت کی ہے-

اتھنز مین ظاہر کیا گیا ہے کہ بمقام کرینیا کے نزدیک یونانی گروہون کے ترکی علاقہ مین داخل ہونے پر ترکون نے کئی یونانی سرحدی چوکیون پر حملہ کیا اور باہم سخت آتشباری ہوئی- بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی گروہون نے تین ترکی چوکیون کو فتح کر کے مسمار کر دیا ہے +

لنڈن -۱۲- اپریل- حبش کو سفارت- خبر موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ونبل رائڈ انگریزی سفیر بمعہ جماعت ۱۲ ماہ حال کو بخیریت تمام بمقام ہرار پہونچگئے- جہان شاہ حبش کیطرف سے اس مہمان نواز کا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا +

کلکتہ -۱۲- اپریل- اخبار انڈین ڈیلی نیوز کو لنڈن سے تار موصول ہوئی ہے کہ انگلستان یونان کے محاصرہ مین اصل بوجھ اپنے ذمہ لینے سے جھجکتا ہے- ٹائمز نے ایک خاص آرٹیکل مین اس بات پر زور دیا ہے کہ کریٹ سے ترکی فوج کو فی الفور واپس بلا لیا جاوے (کیون نہین مصر یا مالٹا سے انگریزی فوج کو واپس بلا لیا جاتا؟) +

لنڈن -۱۲- اپریل- ھنگامہ کریٹ- مشتبہ فتح- باب عالی ظاہر کرتا ہے کہ یونانی حملہ آور سرحد سے پیچھے ہٹا دیئے گئے ہین- یونانیون کا بیان ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھے جا رہے ہین-

متفرقات عملہ

ہنگامات عملہ شیخ الاسلام مدت سے بیمار ہین- ان کی جگہ قائم مقام کا تقرر ہونیوالا ہے- صاحبزادے کے نام دو لاکھ روپیہ کی جائداد ہبہ کر دی گئی ہے- نامزدگی کی خبر ہے- ضلع مین ہیضہ کا زور ہے- ۱۰ اپریل تک ۱۲۰ مریض ہوئے- ۸۰ مر گئے- ۴۰ اچھے ہو گئے- ۱۰ مریض ہیضہ کے ہسپتال مین ہین- ۱۰ مر گئے- ۵ اچھے ہو گئے- ۵ مریض

باب عالی نے دول کی تازہ یادداشت کے متعلق ایک مراسلہ شائع کرکے دول عظام کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یونان نے ابتداء کی ہے +

لنڈن - ۱۳-اپریل - یونانی حملہ آورون مین (انگریزی سرکاری رپورٹ کے مطابق) باقاعدہ فوج کے سپاہی شامل تھے - اور یونانی افسر کمانیر تھے - یونانیون کے ۵۲ مقتول ہوئے - ترکی سپاہ کے ۲ شہید - اور ۱۲ مجروح -

معلوم ہوا ہے کہ حملہ آورون نے رات کے وقت حملہ کیا تھا - جسپر ترک سخت برافروختہ ہو رہے ہین - دارالعوام انگریزی مین سر چارلس ڈلک نے مشرقی مسئلہ پر بحث اٹھائی - تو مسٹر کرزن نے گورنمنٹ کی پالیسی یوروپ مین امن قائم رکھنا اور کریٹ کو آزادی دلانا بتلائی - مسٹر موصوف نے کہا کہ یونان نے دانستہ سرحد سے عبور کرنیسے انکار کیا ہے اور ٹرکی نے اس واقعہ کو بشرطیکہ پھر ایسا نہ کیا جائے معاف کر دینے کا وعدہ کیا ہے -

سر ولیم ہارکورٹ نے دول کے اتحاد پر حملہ کیا - اور کہا کہ مین یہ نہین کہتا کہ انگلستان کسی دوسری سلطنت کے ساتھ جنگ کرے - مگر مین اس امر پر کبھی رضامند نہین ہو سکتا کہ انگلستان بالکل ہی دوسری سلطنتون کے فیصلونکی پابندی کرنے کی پالیسی اختیار کرلے +

روما - ۱۲-اپریل - **اٹلی کی مشرقی پولیسی** - اٹلی کے دارالوکلاء نے چار دن کے مباحثہ کے بعد ۱۴۶ کی کثرت رائے سے گورنمنٹ کی مشرقی پالیسی کے حق مین اعتبار کا ووٹ پاس کیا +

لنڈن - ۱۳-اپریل - **اٹلی اور کسالا** - مسٹر کرزن نائب وزیر صیغہ خارجیہ انگلستان نے پارلیمنٹ مین بہ جواب سوال بیان کیا کہ گورنمنٹ کو کوئی علم نہین کہ اٹلی مصر کو کسالا واپس دینے کا ارادہ رکھتی ہے +

لنڈن - ۱۲-اپریل - جاپان (ایک کی بجائے) دو جنگی جہاز جزائر ہوائی کو بھیجنے لگا ہے +

لنڈن - ۱۳-اپریل - **ہنگامہ کریٹ - لڑائی اٹل خیال کی جاتی ہے** - ایم ڈیلی آنیس یونانی وزیر اعظم نے ظاہر کیا ہے کہ چند دنون مین ہی قطعی فیصلہ کرنا لازمی ہو گیا ہے - یونان غیر محدود وقت تک سرحد پر فوج جمع نہین رکھ سکتا - قسطنطنیہ اور اتھنز دونون جگہ لڑائی کا چھڑ جانا چند دنون کی بات سمجھا جاتا ہے -

شب گذشتہ پارلیمنٹ مین مسئلہ کریٹ کے مباحثہ کے خاتمہ پر مسٹر لبوشیر نے گورنمنٹ کی پالیسی پر رائے لیے جانے کی تجویز کے متعلق زبانی ترمیم پیش کی جو ۴۹ کے مقابلہ پر ۲۱۰ رائیون کے اتفاق سے مسترد کر دی گئی +

لنڈن - ۱۴-اپریل - **یونانی حملہ آور** - ترکی قلمرو پر یونانی یورش کے نتائج کے متعلق کوئی پختہ خبر ہنوز معلوم نہین ہوئی - یونانی اصرار کرتے ہین کہ ہمنے بالٹیو اور بوزوو کو فتح کر لیا تھا - اور ہمارے ساتھی فتحمندی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہین - برخلاف اس کے باب عالی کہتا ہے کہ یونانیون کو سرحد سے پار نکال دیا گیا ہے +

لنڈن - ۱۳-اپریل - پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۶-اپریل تک ملتوی کیا گیا ہے +

نیویارک - ۱۳-اپریل - مسٹر میکنلی پریسیڈنٹ صوبجات متحدہ امریکہ نے یوروپ مین جانیکے لیے تین کمشنر مقرر کیے ہین کہ دول متمدنہ کو سونا اور چاندی دونون دھاتون کے سکے مروج کرنے پر راغب کرین +

لنڈن - ۱۴-اپریل - **ہنگامہ کریٹ** - ترکی یونانی تعلقات کی وجہ سے کریٹ کے متعلق دول عظام اور ٹرکی کے درمیان نامہ و پیام بالکل ساکن حالت مین ہے -

یونانی خزانہ تقریباً ختم ہو گیا ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ اب صرف ذریعہ حصول زر کا باقی رہ گیا ہے کہ خود یونان ہی کے لوگون سے قرض لیا جاوے - جو فقط لڑائی شروع کرنے سے ملسکتا ہے - جس سے ہی قوم کی حب وطنی موجزن ہو سکتی ہے +

اتھنز - ۱۴-اپریل - **یونانی ہزیمت** - یونانی تسلیم کرتے ہین کہ حملہ آور واپس ہو کر سرحد سے گذر آئے ہین - اور واپسی کے وقت اون کو سخت نقصان اٹھانا پڑا (یعنے بے تعداد قتل و زخمی ہوئے) +

اتھنز - ۱۴-اپریل - **جنگی قرضہ** - ایم ڈیلی آنیس وزیر اعظم نے یونانی پارلیمنٹ سے دو کروڑ ۳۰ لاکھ درہم فوج بحری و بری کیلئے قرض لینے کی اجازت مانگی ہے - یہ اجازت طلب کرتے وقت اوس نے کہا امید ہے کہ فوج چند دنون مین بخوبی جمع اور اپنا فرض اداء کرنیکے قابل ہو جائے گی (یونانی درہم ایک فرینک کے برابر ہوتا ہے - یعنی دو کروڑ تیس لاکھ درہم تخمیناً دس لاکھ پونڈ ہوئے - یونان کی سالانہ آمدنی ۹ کروڑ درہم اور خرچ بھی اسیقدر ہے - اور ۸۳ کروڑ درہم کے قریب قرض ہے جس کا سود بھی ادا کرنے کی اوس مین سکت نہین - اس لیے جدید قرضہ ممالک غیر سے ملنا تقریباً ناممکن ہے صرف اپنے ملک سے ہی فراہم ہو سکتا ہے - لیکن ہوگا بہ مشکل - یونانی گورنمنٹ کو مجتمع فوج پر اس وقت بیس ہزار پونڈ یومیہ خرچ کرنے پڑتے ہین - جس حساب سے یہ نیا قرضہ مل بھی جائے تو سات ہفتون تک کفائیت کر سکے گا - جنوب مشرقی یوروپ کا پولیٹکس ایسا مہمل پیچیدہ اور مضطرب حالت مین ہے کہ یقین کے ساتھ کوئی رائے قائم نہین کی جا سکتی - تاہم قیاس ہو سکتا ہے کہ یونان غالباً اس مخمصہ سے چھوٹنے کے لیے مالی مشکلات کی آڑ پکڑ رہا ہے - اور عنقریب کریٹ و سرحد سے اپنی فوجین واپس منگوا لیگا - وکیل) +

لنڈن - ۱۶-اپریل - **جنوبی افریقہ مین خطرہ** - امیر البحر روس نو جہازون کا بیڑہ لیکر بالکل اچانک ڈربن (نٹال کا دارالخلافہ) پہونچ گیا ہے - اس بیڑہ کے وہان جانیکا مدعا اور اس عظیم الشان بحری طاقت کی اصلی منزل مقصود اب تک معلوم نہین ہوئی (یہ تار مجملاً بتا رہی ہے کہ ٹرانسوال کیطرف سے اسقدر اندیشہ پیدا ہو گیا ہے اور جرمنی و فرانس کیطرف سے اوس کو امداد ملنے کا ایسا قومی احتمال ہے کہ ہر ضرورت کے لیے قبل از وقت تیار رہنے کے لیے گورنمنٹ انگریزی نے ایک زبردست بیڑہ جنوبی افریقہ کے سمندرون مین بھیجدینا نہایت ضروری سمجھا ہے - وکیل) +

اتھنز - ۱۵-اپریل - **ہنگامہ کریٹ - سرحد پر حالت** - کچھ یونانی گروہ ابھی تک مقام گریونیا کے قریب مقدونیہ مین موجود ہین - اور تھسلی سے جو سڑکین مقدونیا کو جاتی ہین اون پر قابض ہین - اڑھائی ہزار آدمیون کا ایک اور دستہ مقام مالانوس سے جنینا کی طرف روانہ ہوا ہے (مقام گریونیا صوبہ مقدونیا مین ترکی یونانی سرحد کے وسط کے بالمقابل سرحد مذکور سے بجانب شمال ۱۴ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - مقام مالانوس نقشہ مین درج نہین - مگر وہ غالباً جنینا کے مقابل یونانی علاقہ مین واقعہ ہوگا - جنینا یونان کے شمال مغربی کونہ پر یونانی سرحد سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - اور ترکی صوبہ اپائرس کا صدر مقام ہے - ترکی فوج کے دو ڈویژن اس جگہ اور باقی سات الاسونا مین ہین - ناظرین کی آسانی کیلئے سرحد اور ملحقہ مقامات کا نقشہ آئندہ ہفتہ کے اخبار مین درج کر دیا جاویگا - وکیل) +

قسطنطنیہ - ۱۵-اپریل - ترکی وزراء کی کونسل نے کل (۱۴-اپریل) کو بہت دیر اجلاس کیا - اور عام یقین ہے کہ اس اجلاس مین جنگ کا نقشہ تیار کیا گیا - اور یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اگر سرحد پر پھر کوئی تازہ واقعہ ہو تو یونان پر حملہ کیا جاوے +

اتھنز - ۱۷-اپریل - یونان کی پارلیمنٹ نے دو کروڑ تیس لاکھ درہم قرضہ لینے کی اجازت دیدی ہے (وزیر اعظم ایم ڈیلی آنیس صاحب کو اجازت تو ملگئی مگر روپیہ کہانسے لین گے - وکیل) +

قسطنطنیہ - ۱۶-اپریل - **تھیسلی پر حملہ** - ترکی کمانڈر متعینہ شمالی سرحد نے باب عالی کو لکھا ہے کہ میرے لیے اپنی موجودہ وضع قایم رکھنا ناممکن ہو گیا ہے - مجکو تھیسلی پر حملہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی جاوے - مجلس وزراء نے اوس کی درخواست کو منظور کر لیا ہے - مگر ابھی سلطان المعظم کی منظوری باقی ہے -

باب عالی نے دول عظام کی اس یادداشت پر نہایت زور سے اعتراض کیا ہے کہ یونان کے ساتھ لڑائی ہو جانے کی صورت مین ٹرکی کو کوئی فائدہ نہین اٹھانے دیا جاویگا - ٹرکی کا یہ اعتراض بیشک بہت درست ہے اور یوروپ کو انصافاً کوئی حق اس قسم کا حکم دینے کا نہین ہے - وکیل) +

ہندوستان کی خبرین

احاطہ بمبئی کے قصبہ اگت پوری مین ایک پادری صاحب مرنے کے بعد بھی عجیب تماشا دکہائے بغیر نہ رہ سکے۔ جنازہ کے ساتھ ستر آدمی موجود تھے۔ جب صندوق کو قبر مین اتارا گیا تو اس کے اندر لاش حرکت کرتی معلوم ہوئی۔ صندوق فوراً اوپر کھینچ لیا گیا۔ اور پیچ کھولکر جب تختہ اٹھایا گیا تو لاش اوسی وضع مین پائی گئی جس وضع مین لٹائی گئی تھی۔ صندوق بند کرکے جب پھر لٹکایا گیا تو ویسی ہی حرکت دوبارا معلوم ہوئی۔ اسپر صندوق کو باہر نکالکر ڈاکٹر بلایا گیا جس نے امتحان کرنیکے بعد حکم لگایا کہ جان نکل چکی ہے۔ مگر جب صندوق کو پھر قبر مین رکھا گیا تو وہی حرکت معلوم ہوئی۔ لیکن ڈاکٹر کے اصرار کرنے پر کہ پادری صاحب واقعی مرچکے ہین صندوق پہر نہ اٹھایا گیا۔ اور قبر کو مٹی سے بند کردیا گیا۔

قحط زدگان ہند کیلئے جزیرہ ٹرینی ڈاڈ (جنوبی امریکہ کے شمال مین مجمع جزایر غرب الہند مین واقع ہے) کے معدودی چند ہندوستانی قلی تیرہ سو روپیہ جمع کرکے ہندوستان روانہ کرچکے ہین۔

مہاراجہ کشمیر جشن شصت سالہ کی یادگار مین دو زنانہ ہسپتال سرینگر اور جمون مین بنانیکا ارادہ رکھتے ہین۔ جہان لیڈی ڈاکٹر نوکر رکھی جائے گی۔

کلکتہ مین اپریل کی قسط افیونکی فروخت سے ۳۳ لاکھ ۴۵ ہزار ۵۵۰ یعنے اندازہ سے ڈیڑہ لاکھ کم اور بمبئی مین نیلام افیون سے اندازہ سے بارہ لاکھ ۶۷ ہزار ۵ سو زیادہ حاصل ہوئے۔

گورنمنٹ نے سرحد سے اونٹون کی تعداد کثیر خرید کی ہے جو راولپنڈی پہونچ گئے ہین۔ یہ جانور آئندہ سرحدی مہم مین بہت مفید ثابت ہون گے۔ سردست گورنمنٹ ان کے لیئے مناسب چراگاہ کا انتظام کررہی ہے۔

سملہ میونسپلٹی کو تحریک کی جارہی ہے کہ موسم گرما مین جو دیسی صاحب لوگونکی جج کی ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے سملہ پہونچین اون سے اور موجودہ ملازمون سے دو روپیہ فی کس ماہوارہ ٹیکس لیا جائے جو ملازم ہون گے اونکا ٹیکس آقا ادا کردیا کرین گے جو بیکار ہونگے وہ چلتے بنین گے۔

سر جمشید جی جی جی بہائی پارسیون کی طرف سے جشن جوبیلی مین شریک ہونے کیلئے یکم مئی کو بمبئی سے روانہ انگلستان ہونگے۔

چترال دیر اور سوات کی سڑکون پر سال مختتمہ ۳۱ مارچ مین ۶۴½ لاکھ کا تجارتی مال آیا گیا۔

نوجوان مہاراجہ الور کے اتالیق بارہوین بمبئی الفنٹری رجمنٹ کے کپتان کٹلول مقرر ہوئے ہین۔

لاہور ویٹرنیری کالج (مدرسہ سلوتریان) کا امتحان ۱۰ اپریل کو ختم ہوا۔ ۳۹ امیدوارون مین سے ۲۸ پاس ہوئے۔

قسمت لاہور کے کمشنر صاحب نے حکم دیا ہے کہ کسی میونسپل کمشنر کا رشتہ دار میونسپلٹی کا ملازم نہین نہین ہوسکیگا۔ رشتہ دار کی نہایت جامع تعریف کیگئی ہے۔ کوئی دو شخص جو ایک پردادا۔ یا پردادی۔ پرنانا یا پرنانی رکھتے ہون رشتہ دار متصور ہون گے۔ اور اسیطرح ایک شخص کی بیوی کے رشتہ دارونکی نسبت یہ تصور ہوگا کہ وہ خود اوس شخص کے رشتہ دار ہین۔

وزیرستان مین بدامنی کے آثار پیدا ہوگئے ہین۔ چند ہفتے ہوئے ڈاک کا یکہ لوٹا گیا۔ اور یکہ بان مع ایک مسافر کے قتل ہوا۔ ۲۱ ماہ گذشتہ کو دو سوارون پر جو اسباب کی حفاظت کیلئے ہمراہ تھے داتا خیل کمپ سے ایک میل کے فاصلہ پر گولیان چلائی گئین۔ جن سے ایک ہلاک ہوگیا۔ اور چند دن ہوئے ایک اسکورٹ پارٹی پر جو جنڈولہ سے ناٹک جارہی تھی۔ وزیریون نے بندوقین چلائین جن سے ایک گھوڑا مرگیا۔

علی گڈھ کے جیلخانہ سے چند دن ہوئے پانچ قیدی رات کے وقت دو انچہ موٹی آہنی سیخ و ماگھ ریت اور چربی سے کاٹ کر بہاگ گئے۔ سیخ کاٹنے مین اون کو پانچ گھنٹے صرف کرنے پڑے ہونگے

و ماگھ جنیو کی قسم کا ہوگا۔ ایک مفرور پکڑا گیا ہے باقی غائب ہین۔

آگرہ کے کمشنر مسٹر بروز نے ۹ اپریل کو مدرسہ مفید عام کے کامیاب طلباء مین انعام تقسیم فرمائے اور اون کو چند نہایت قابلقدر نصیحتین کین۔

مدراس کے ایڈوکیٹ جنرل جو فرلو پر تھے فوت ہوگئے ہین۔ اب گورنمنٹ غالباً دیسی قایمقام کو ہٹاکر جسکی تقرری پر بہت شور و غل برپا کیا گیا تھا کسی انگریز بیرسٹر کو مقرر کردیگی۔

ایجنٹ بلوچستان ۱۲ اپریل کو کوئٹہ سے لمبے دورہ پر نکلے ہین۔ اور عام علاقہ کا دورہ کرکے غالباً ۱۰ مئی کو واپس پہونچین گے۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے تمام اعلے عہدہ دارون کے نام ہدایت جاری کی ہے کہ جو افسر آئندہ گزٹڈ اسامیون پر مقرر کیئے جاوین۔ اور وہ کسی ضلع مین متعین یا تبدیل کیئے جائین تو اگر وہ اس ضلع مین کسیکو مقروض ہون تو اونپر یہ امر ظاہر کردینا لازمی ہوگا۔ ورنہ عدم تعمیل کی صورت مین ایسے افسر اوسی طرح سے موقوفی کے مستوجب ہون گے کہ گویا اونہون نے ایسی تبدیلی یا تقرری کے بعد قرض لیا ہے۔

سنٹرل کمیٹی قحط فنڈ کے آنریری سکرٹری مسٹر جیمز صاحب ۱۸ کو لاہور تشریف لائے۔ اور ۱۹ کو بھی وہین قیام رکھا۔ جہان پنجاب پراونشل کمیٹی کیطرف سے ایک سب کمیٹی نے صاحب موصوف پر اس بات کی اشد ضرورت ظاہر کی کہ صوبہ پنجاب کو اس ۶¼ لاکھ روپیہ سے جو تا حال ملا ہے زیادہ روپیہ دیا جاوے تاکہ یہانکی مصیبت زدہ زمیندار دیگر صوبون کے برخلاف تخم اور قلبہ ران مویشی کے خریدنے سے معذور نہ رہین نتیجہ ابھی معلوم نہین ہوا۔

کلکتہ کے مارواڑیون نے قانون قمار بازی کے برخلاف ۹ اپریل کو اپنی برادری کا جلسہ کرکے گورنمنٹ کو میموریل روانہ کیا ہے۔ اونکی عذرات یہ ہین کہ اس قانون سے فقط مارواڑیون کو نقصان پہنچتا ہے یہی لوگ جوا کھیلتے ہین۔ اور اسکی بندش کا یہ اثر ہوگا۔ کہ ہملوگ درپردہ کہیلا کرین گے۔ قانون کے پاس کرنیسے پہلے گورنمنٹ بنگال نے فقط برٹش انڈین ایسوسی ایشن سے استمزاج کیا تھا۔ مارواڑی میموریل مین نواب وائسرائے سے استدعاء کرتے ہین کہ بنگال کے ایوان تجارت اور مجلس کارخانجات کی رائے بھی لی جائے۔ یہ مجالس مارواڑی جماعت کے خیالات و عادات سے بخوبی واقف ہین۔

بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ کے بندرگاہ ڈایامنڈ ہاربر کے عارضی قیام گاہ برائے حاجیان کے خرچ کیلئے ساڑہے سات ہزار روپیہ کی مزید رقم منظور کی ہے۔

رنگون کے ریکورڈر نے انگریز خزانچی کی سزا کو جو بجرم تغلب ۱۸ ماہ قید کا سزایاب ہوا بحال رکہا ہے ملزم کی طرف سے کلکتہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کی نظیر دیکر یہ حجت اٹھائیگی کہ حساب کتاب کی عام کمی کا ثبوت سزا کیلئے کافی نہین بلکہ خاص خاص رقوم یا رقم کا تغلب ثابت کرنا ضروری ہے۔ ریکورڈر نے جواب دیا کہ اول تو اس مقدمہ مین عام کمی کی بحث ہی نہین اگر ہو بھی تو یہ کوئی مضبوط عذر نہین۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے کلکتہ کورٹ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔

ہندوستان کی کل ریلونکی مجموعی آمدنی ۲۰ مارچ تک سال ماسبق کی نسبت ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۵۱ ہزار روپیہ کم ہوئی۔

بلوچستان کے ضلع تھل چوٹیالی مین بارش کی ازحد ضرورت ہے۔ آبپاشی فصلین تمام ضلع مین سخت ناقص ہین۔ اور تمام قسم کے مویشی بھوک سے مر رہے ہین۔

تمام ہندوستان مین امدادی مزدورون کی تعداد ہفتہ گذشتہ مین ۲۸ لاکھ ۵۳ ہزار تھی۔ ممالک متوسط مین ۷۱ ہزار بمبئی مین بارہ ہزار اور بنگال مین چھ ہزار کی زیادتی ہوگئی۔ ممالک مغربی شمالی مین ۳۹ ہزار اور پنجاب مین ۱۱ ہزار کی کمی ہوئی۔ دس لاکھ سے زیادہ ممالک مغربی شمالی پانچ لاکھ سے زیادہ بنگال اور تقریباً ۵ لاکھ ممالک متوسط اور بمبئی مین تھے۔

سکھر مین گرمی ۹۰ درجہ پر پہونچگئی ہے مگر اس سے وباء مین کمی ہونیکی بجائے تیزی بڑہتی جاتی ہے۔ بہرحال اس خیال

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات ایم اے اور بی اے کے نتیجے شائع ہو گئے ہین۔ ایم اے کے امتحان مین ۱۶ طالب علم پاس ہوئے ہین۔ انمین سے سید نیاز قطب اکیلے مسلمان ہین جو سب سے اول رہے ہین۔ باقی پندرہ مین سے چودہ ہندو اور ایک سکھ ہے۔

بی اے کے تین سو سے زیادہ امیدوارون مین سے صرف اسی یعنے تقریباً ۲۵ فیصدی کامیاب ہوئے ہین۔ سب سے اول گوپال سنگھ رہا ہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ۲۸۔ دیانند ویدک کالج سے ۱۵۔ فورمن مشن کالج لاہور سے ۱۴۔ سینٹ سٹیفنز کالج دہلی سے ۲۔ اور باقی پرائیویٹ امیدوار پاس ہوئے ہین۔ امیدواران اور کامیاب طلباء کی اوسط کے لحاظ سے مسلمان امیدوارونکی اوسط سب سے اچھی رہی ہے۔ ۱۶ مسلمان طلباء کے نام حسب ذیل ہین:۔

(۱) برکت علیخان جو اول ڈویژن مین تیسرے نمبر پر پاس ہوئے (۲) احمد یار خان (۳) شاہ سوار خان (۴) شیخ محمد اقبال۔ (۵) محمد حسن۔ (۶) غلام محمد۔ (۷) فضل حسین۔ (۸) مرزا اعجاز حسین (۹) قایم الدین۔ پرائیویٹ طالب علم (۱۰) غلام محمد خان (۱۱) نجم الدین۔ (۱۲) شیر محمد خان (۱۳) چودہری محمد امین (۱۴) مرزا ناصر علی (۱۵) شیخ نیاز علی (۱۶) قاضی علاؤالدین ✤

سرسہ کے مسلمانون نے جشن جوبیلی کے متعلق جلسہ کرنیسے پہلے جب وہان کے سب ڈویژنل افسر مسٹر ہملٹن کی خدمت مین باین درخواست ڈیپوٹیشن بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ مسلمانون کے جلسہ کی صدارت قبول کرین۔ تو صاحب بہادر نے ڈیپوٹیشن تک کا آنا منظور نہ کیا۔ مگر ہندوؤن کے جلسہ مین جو جوبیلی کے متعلق ۱۱ ماہ حال کو کیا گیا۔ بڑی خوشی سے پریسیڈنٹ بنے اور اوس مین شریک ہوئے۔ کیا صاحب بہادر مسلمانون سے اس قدر نفرت اور ہندوؤن پر اسقدر نوازش کرنے کی کوئی معقول وجہ رکھتے ہین ✤

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۱۷ ماہ اپریل کی صبحکو ویٹرنری کالج کے کامیاب طلباء مین انعام تقسیم کیئے۔ شہر کے ہندو مسلمان رؤسا جلسہ مین شامل تھے۔ سب سے زیادہ انعام اور تمغے ایک مسلمان طالب علم عبد اللہ کو ملے۔ نواب ممدوح نے کالج مین تیسری سال کی جماعت کھولے جانے کو بہت پسند کیا۔ اور ڈاکٹر نن صاحب پرنسپل اور ڈاکٹر رحیم خان خان بہادر کی علیحدگی پر نہایت افسوس ظاہر کیا ✤

ہز آنر مسٹر میکورتھ ینگ لفٹنٹ گورنر پنجاب ۲۴ ماہ حال کو انجمن اسلامیہ۔ خالصہ دیوان اور دیگر انجمنون کی طرف سے لارنس ہال مین خیر مقدم کے ایڈریس قبول کرین گے۔ اور سملہ پہونچتے ہی وہانکی میونسپلٹی کا ایڈریس ✤

ہندوستان مین اس ہفتہ تقریباً ۳۰ لاکھ آدمی امدادی کامون پر تھے۔ بنگال مین ۶۰ ہزار مشرقی ہند مین ۴۷ ہزار اور مدراس مین ۲۷ ہزار کا اضافہ ہوا۔ ممالک متوسط مین ۱۳ ہزار۔ پنجاب مین ۱۲ ہزار برہما مین ۹ ہزار اور ممالک مغربی شمالی مین ۷ ہزار کی کمی ہوئی ✤

بولان مشکاف ریلوے عام آمد و رفت کیلئے پندرہ ماہ حال کو کھل گئی ✤

سکھر مین پندرہ اپریل کو ۱۴ بیمار اور ۹ فوت ہوئے۔ لوکو موٹو کارخانہ بالکل خالی ہو گیا ہے۔ غریب آباد مین ۱۷ کو چھ شخص مرے اور چھ سو بے خانمان لانڈھیون مین آباد کئے گئے۔ جہان گرمی سے لوگون کی حالت نہایت تباہ ہو رہی ہے۔ خان پور سٹیشن پر ۸ ماہ حال سے مسافرون کو اتار کر نہلانے کے بعد دھونی دینے کی کارروائی شروع ہو گئی ہے ✤

لاہور انارکلی بازار مین ہفتہ کی شام کو شیخ محمد رفیع سوداگر کی چند دوکانون مین جو چند ہندو سوداگرون کو کرایہ پر دی ہوئی تھین آگ لگ گئی۔ جو ۸ بجے رات کے فرو ہوئی۔ اسباب کا بہت نقصان ہوا ✤

چکدرہ مین ۲ ماہ حال کو ایک پٹھان نے ۴۵ وین سکھ پلٹن کے ایک سکھ سپاہی کو چھری سے ہلاک کیا۔ قاتل بھاگ گیا۔ مگر ایک بدمعاش ماخوذ ہے۔ اور چھرے لیکر جو بدمعاش پھرتے نظر آتے ہین۔ وہ گرفتار کیئے جا رہے ہین ✤

دہلی مین ترسیل ڈاک مین سرعت پیدا کرنیکے لیئے افسران ڈاک خانہ ریلوے کی جو کانفرنس بیٹھی تھی اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بمبئی اور لاہور کے درمیان ڈاک کے آنے جانے مین جو وقت خرچ ہوتا ہے اوسمین ۱۸ گھنٹے دو منٹ کی کمی ہو جائے گی ✤

کوچین مین بڑے گرجہ کی ایک دیوار ۱۸۰ فیٹ لمبی اور ۴۲ فیٹ بلند رات کیوقت گر گئی۔ کوئی جان ضائع نہین ہوئی۔ دس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ✤

نواب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل حکم صادر فرمایا ہے کہ ملکہ معظمہ کے شصت سالہ عہد حکومت کی خوشی مین ۲۱ و ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو تعطیل ہوگی۔ مگر قحط اور وباء کی وجہ سے سرکاری طور پر کوئی جشن نہین منایا جاوے گا۔ ہان مقامی حکام رعایاء کو بمرضی خود اس مبارک موقعہ پر خوشی منانے کی تمہیدی تحریک کر سکتے ہین ✤

ڈیرہ اسمعیلخان مین ہندو رؤسا نے ۱۶ اپریل کو جشن شصت سالہ کے متعلق عام جلسہ کیا۔ تقریباً ایک ہزار ہندو شامل تھے۔ صنعتی مدرسہ کے قیام کی تجویز پسند کیگئی اور کارکن کمیٹی قائم کیگئی ✤

دربار کشمیر نے کرنیل اینڈرسن صاحب کو جو دربار کی خدمت سے حال مین مستعفی ہوئے ہین معادن کا ٹھیکہ دیا ہے۔ پٹہ اجارہ پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے ✤

احاطہ مدراس کے ضلع ماری کوپم کی چھاؤنی کولار مین ایک پانچ سر کا سانپ دیکھا گیا ہے جو تین چار فیٹ لمبا تھا۔ دیسیون نے اوسکی بل پر مندر بنایا ہے۔ اور وہان روز پوجا کرتے ہین ✤

سیالکوٹ چھاؤنی مین ہفتہ کی رات کو گھاس کا ایک تودہ جل گیا۔ مگر اس کا گھاس ردی تھا۔ گورہ سارجنٹ جو گھاس کا محافظ تھا۔ آگ فرو کرنے مین مصروف رہا۔ اور چور اوسکی بارک مین نقب لگا کر پچاس ساٹھ روپیہ کا اسباب و نقدی لیگئے ✤

گجرانوالہ سے ہمارا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ ۱۴ ماہ حال کو کوئی اجنبی منشی مولا بخش مشیر مال انجمن حمایت اسلام کے گھر مٹھائی ڈال گیا۔ منشی صاحب کے لڑکے نے اٹھا کر کھالی۔ شیرینی کا حلق سے نیچے اترنا ہی تھا کہ اوسے قے اور دست شروع ہو گئے۔ مگر علاج معالجہ سے جانبر ہو گیا۔ اوسی دن کوئی شخص پادری صابر مسیح کے مکان پر مٹھائی لایا۔ اور پادری صاحب کی بیوی کو دی جس نے اوس مین سے تھوڑی سی اپنی لڑکی کو دی۔ کہاتے ہی قے دست آنے لگے۔ مگر یہ بھی جان سے بچ رہی۔ اس سے چند روز پہلے مشن اسلامیہ بورڈنگ کے احاطہ مین زہر مین بجھائے ہوئے بیر پائے گئے تھے ✤

کراچی مین وباء کی شدت کسی قدر کم ہو گئی ہے۔ فوجی جماعت برابر محلہ وار گھر بہ گھر تلاشی لی رہی ہے اور ہر روز پوشیدہ بیمار برآمد ہوتے رہتے ہین۔ میونسپل کا جمع جتھا خرچ ہو چکا ہے۔ وباء زدگان کی امدادی کمیٹی نے ۱۱ اپریل تک ۱۶ ہزار دو سو روپیہ چندون سے جمع کیا۔ مسلمان ابھی تک زیادہ مر رہے ہین۔ ریلوے مسافرون مین سے یوروپین اور اون کے ملازمون سے کوئی تعرض نہین کیا جاتا۔ مگر تیسرے درجہ کے مسافر کراچی داخل ہونیسے پہلے بمقام مالیر اتارے جاتے ہین۔ اور اون کو نہلا کر دھونی سے صاف کیا جاتا ہے ✤

پونا مین بھی وباء بدستور موجود ہے۔ متوفیونکی تعداد مین کوئی نمایان کمی نہین ہوئی۔

فوجی جماعت گھرونکی برابر تلاشی لے رہی ہے۔ ہر روز پانچ دس بیمار گھرون مین چھپے ہوئے پائے جاتے ہین۔ پونا چھاؤنی مین مسلمانونکے دو قبرستان بند کر دیئے گئے ✤

اسلامی خبرین

بندرگاہ روڈ وسٹو مین ۲۰ مارچ تک ۶۹ پلٹنین جہازون مین پہونچین جن مین سے اب تک ۵۹ سالونیکا کو روانہ کی جا چکی ہین (لیوانٹ ہیرلڈ ۲۲ مارچ) ✤

قسطنطنیہ کے بندرگاہ مین ۱۵ لغایت ۲۱ مارچ تک ۶۲ تجارتی جہاز داخل اور ۴۲ روانہ ہوئے ✤

اعلیحضرت نے اون ارمنیون کو جو ممالک غیر کو چلے گئے ہین واپس آجانے کیلئے اور دو ماہ کی میعاد عطا کی ہے۔ یہ ارمی ستمبر گذشتہ کو بھاگے تھے ✤

سیدنی حسن صاحب مگر امی کمشنر نے بدولت حیدرآباد ایسال قایمقام فنانشل سیکرٹری ہنو کو بعد بمستقل سیکرٹری ہوگئی ہیں

گورنمنٹ نظم و نسق اخبارات کی نسبت پکار کی کچھ پروا نہ کرکے آخر کار ایک پریس سٹرلارڈ کو حیدرآباد کا پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر کردیا ہے۔ صدر جہاں دکن انتخانہ ہند کے عہدہ دار تھے +

گورنمنٹ نظام حیدرآباد نے بیدر، دریا گودا وری کی حد کا تنازعہ فیصل ہوگیا ہے۔ دریا کی دھار کا بایاں کنارہ ملکی حد قایم کیا جاویگا۔ دہانی کا بایاں کنارہ جیسا کہ ہر سے پیمائشی نقشہ میں دکھلایا گیا ہے جب ایما کونسل گورنمنٹ نظام دکن کے متعلق سرحد مقرر کیا جاویگا گورنمنٹ ہند نے دریا کے وسط کو حد مقرر کرنے پر اصرار کرنا پسند نہیں کیا۔ گورنمنٹ مدراس کا ایک افسر اور گورنمنٹ نظام کا ایک افسر اس موسم میں دونوں حدوں کی حد بندی کردینگے +

ریاست رادھن پور (واقعہ اس بمبئی) کے پولیٹکل ایجنٹ میجر لامسڈین نے محل سے پونے دو لاکھ روپیہ جو مدفون تھا برآمد کیا ہے اور شہر و ضلع کی مختلف مقامات سے بھی پانچ لاکھ کا سونا و جواہرات برآمد کئے گئے ہیں۔ اور خیال ہے کہ ریاست سے باہر بھی بہت اسباب بھیجا جاچکا ہے۔ جو بقدر تلاشی حاصل کیا جاویگا۔ راوہن پور کا نواب نابالغ ہے اور یہ سب کارروائیاں اس کی والدہ کو جو وصیہ بننا چاہتی ہے ذلیل اور رد کرنے کیلئے کیجا رہی ہیں +

کریٹ کے عیسائیوں کی نسبت لنڈن کے عیسائی کنسرویٹو اخبار سٹینڈرڈ کے عیسائی نامہ نگار کی مندرجہ ذیل رائے سے انگلستان کے عیسائیوں کو غالباً ان کی غلطی سے آگاہ کردیا ہوگا :-

"شاید اس موقعہ پر بار بار تبلانے کے عوض ایک ہی دفعہ غلطی میں پڑے ہوئے ہمدردان بنی نوع انسان کو یہ بتادینا مناسب ہوگا کہ کریٹ کے بدنام کنندہ عیسویت عیسائیوں کو مسیحی المذہب جانکر انہیں اس مغالطہ میں نہ پڑنا چاہئے کہ وہ لوگ (جنہیں کرسٹی) جو عیسویت کے مدعی ہیں وہ مسیحی احکام میں سے کسی ایک کی بھی تعمیل کرتے یا اسکے پابند ہوں اس جزیرہ کے مسلمان اور عیسائی ایک ہی قوم اور ایک ہی خون سے ہیں۔ مگر چونکہ مسلمان حاکم اور عیسائی محکوم ہیں۔ انہیں جانگداز نفرت اور عناد پیدا ہوگیا اور بڑھ گیا ہے۔ لیکن یہاں عیسائیوں کیساتھ ان کو ہم مذہب جانکر ہمدردی کرنا سخت غلطی ہے۔ وہ کوئی مذہب نہیں رکھتے جسے مذہب کے نام سے پکارا جاسکے وہ پورے وحشی اور سفاک ہیں اور ان کو عیسائی بھائی سمجھکر ان کی امداد کرنیکا خیال دل سے فی الفور محو کردینا چاہئے" +

امیر بخارا کی جواہرات کی چند صندوق سینٹ پیٹرزبرگ سے براہ اوڈیسہ ایک معتبر کی ہاتھ روانہ کئے گئے تھے انمیں سے ایک بکس ایک ملازم چوکیدار کو شراب سے مدہوش کرکے ریلوے گاڑی میں سے چرا کر لیگیا ہے اور ابتک مفقود ہے +

سمرنا ایدن ریلوے (واقع ایشیائے کوچک) کو ہفتہ مختتمہ ۱۶ مارچ میں ۵۰۴۱ پونڈ اور مختتمہ ۲۳ مارچ میں ۴۵۱۴ پونڈ آمدنی ہوئی سال ماسبق کی انہی ہفتوں میں ۳۶۳۰ پونڈ اور ۴۱۷۲ پونڈ ہوئی تھی +

قیصر ولیم کے دادا قیصر ولیم اول کی سویں سالگرہ ۲۲ مارچ کو تھی۔ قیصر مرحوم کے پوتے نے اسدن برلن میں اپنے دادا کی یادگار میں بت کا افتتاح کیا۔ قسطنطنیہ میں اس تقریب پر تمام اجنبی جہازوں کو آراستہ کیا گیا اور سلطان المعظم کے حکم پر عثمانیہ حفاظتی جہاز بھی آراستہ کیا گیا +

قسطنطنیہ کی بندرگاہ گولڈن ہارن (شاخ زرین) سے ۲۰ مارچ کی سہ پہر کو چھ عثمانیہ آہنی جہاز اور تین تارپیڈو کشتیاں نائب امیر البحر حسن رامی پاشا کی زیر کمان روانہ ہوئے۔ لاکھوں تماشائی ان کی روانگی کو دیکھنے کیلئے بندرگاہ کی سواحل اور مکانوں کے چھتوں اور دریچوں پر جمع تھے۔ اور ان کے جوش کا کوئی حد و حساب نہ تھا۔ جہازوں کے گذرنیکے لئے پونے چار بجے گولڈن ہارن کے دونوں پلوں کو درمیان سے اٹھا دیا گیا اور پلوں کے دونوں جانب فوجی پہرہ کھڑا ہوگیا۔ ۱۸۹۷ء کی لڑائی کے بعد اب پہلی دفعہ ترکی بیڑہ نے اپنی مستقر سے حرکت کی ہے +

سب سے پہلے مسعودیہ آہن پوش نے حرکت کی اور اسکے کپتان نے اس کو نہایت سلیقہ اور چابکدستی سے پل کے دریبانی راستہ سے جو بہت تنگ تھا گذارا۔ یہ جہاز ترکی بیڑہ میں سب سے بڑا ہے اس کا وزن ۹۱۲۰ ٹن ہے۔ اور اسپر بھاری توپیں نصب ہیں۔ اسی تیار ہوئے اگرچہ ۲۱ برس گذرے ہیں لیکن پھر بھی اول درجہ کا جنگی جہاز شمار ہوتا ہے نئے روغن سے اس کی ٹیپ ٹاپ اور ٹہبرک اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اس کے بعد ایک چھوٹی سی مگر نہایت پھرتیلی تارپیڈو کشتی گذری۔ اور پھر حمیدیہ آہن پوش جو ترکی سلح خانہ میں تیار کیا گیا تھا۔ یہ مسعودیہ سے بہت چھوٹا ہے اس کا وزن ۶۴۰۰ ٹن ہے اور صرف ایک چمنی دھواں نکلنے کی رکھتا ہے۔ پل کے قریب پہنچکر اسکے پل سے ٹکرانیکا خدشہ ہوگیا لیکن کپتان نے پھرتی کرکے جہاز کو پچھلی طرف لوٹایا۔ اور پھر سیدھا کرکے پل میں سے نکالا۔ حمیدیہ کے بعد آہن پوش عثمانیہ تیز رفتاری کیساتھ بندرگاہ سے نکلا۔ اس کے پیچھے ایک تارپیڈو کشتی اور ایک تارپیڈو کروزر روانہ ہوا۔ اور پھر آہن پوش عزیزیہ۔ عثمانیہ اور عزیزیہ دونوں ایک جیسے جہاز ہیں ہر ایک کا وزن ۹۰۰۰ ٹن رفتار فی گھنٹہ ۱۷ میل ہے۔ اور ہر ایک پر ۲۷ کرپ اوٹارڈن فلٹ توپیں ہیں۔ یہ دونوں جہاز کل بیڑہ میں سب سے نئے اور پہلے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے بعد جہاز نجم شوکت گذرا یہ ۲۰۵۸ ٹن وزنی ہے۔ آسٹریا میں تیار ہوا تھا اور سابق الذکر جہازوں سے مختلف طرز کا ہے۔ اس جہاز کے گذرنیکے وقت بارش ہونیسے اکثر لوگ منتشر ہوگئے مگر تماشائیوں کی تعداد میں کوئی فرق نہیں نظر آتا تھا۔ سب سے آخر دریائی اگن بوٹ ہزیر گذرا۔ اسکا وزن ۴۰۰ ٹن ہے۔ بیڑہ گولڈن سے نکلکر محلسرا ہمایوں کے گوشہ سے گذر کر بحیرہ مارمورا میں داخل ہوگیا۔ حسن رامی پاشا روانگی سے پہلے سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس بیڑہ سے پہلے تارپیڈو کشتیوں کا ایک بیڑہ ۴ کروزر جہاز اسمرنا دانیال کو روانہ کیا گیا تھا جو ۲۴ مارچ کو وہاں پہنچگیا +

ترکی افواج کی سد نظام الاسونا اور قسطنطنیہ کے درمیان ڈاک اور تار کا ایک ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ وہاں سے ڈاک ہر روز دارالخلافہ پہنچ جاتی ہے +

اعلیحضرت سلطان المعظم نے وزیر جنگ کو فوج سواران اور توپخانہ کیلئے روس سے ۲۶۰۰ گھوڑے خریدنیکا حکم دیا ہے جو چار ایکی ایک روسی سوداگر نے ۳ پونڈ ۸ شلنگ (۴۳۸ روپیہ) فی اسپ کی قیمت پر ان گھوڑوں کو بہم پہنچانیکا ٹھیکہ لیا ہے اس حساب سے کل گھوڑوں کی قیمت تقریباً ۱۰ لاکھ روپیہ ہوئی +

دارالخلافہ سے ۲۱ - مارچ کو ایک لاکھ چالیس ہزار ادویہ (پانچہزار من) بسکٹ گولہ بارود کی کافی مقدار اور کچھ گھوڑے ٹرین پر سالونیکا روانہ کئے گئے ہیں +

ترکی صیغہ جنگ نے چار سو گھوڑے صوبہ انگورا سے خرید کر اسمرنا کو روانہ کردیئے ہیں۔ صوبہ ایدن سے بھی گھوڑے خرید کر سالونیکا کو بھیجے گئے ہیں +

آہن پوش فتح بلند کے انجنوں کی بائیلر سجری سلحخانہ میں مرمت ہورہے ہیں +

تارپیڈو جہاز شہاب جو بحیرہ اسود کے دہانہ پر مامور تھا مرمت کے لئے ۲۱ مارچ کو گولڈن ہارن میں داخل ہوا +

مصری گورنمنٹ نے دریائے نیل کی آبشاروں سے بجلی کی طاقت پیدا کرنیکا کام لینے کی غرض سے پروفیسر فوربس مشہور عالم علم کہربائی کو امتحان کرکے رپورٹ کرنے پر مامور کیا ہے +

مسٹر ٹیرل سفیر امریکہ نے ۱۹ مارچ بروز جمعہ المبارک اعلیحضرت سلطان المعظم سے پرائیویٹ ملاقات کرنیکا شرف حاصل کیا۔ ۱۷ مارچ کو امیر المومنین نے شاہزادہ مانٹی نگرو کی جدید سفیر سے پرائیویٹ ملاقات کی اور اس کی وساطت سے شاہزادہ مذکور کو ایک قیمتی گلدان تحفتاً ارسال فرمایا +

محمود بے فرزند مہتر افغانستان (کابل) کو دوسرے درجہ کے رتبہ ثانیہ پر ترقی دیگئی۔ اور اعلیحضرت نے امیر صاحب والی افغانستان کی میر مراسم عبد البلاغی آفندی کو طبقہ مجیدیہ کے چوتھے درجہ کا تمغہ عطا فرمایا +

فوجی پنشن فنڈ کی ترتیب اور درستی کے لئے صیغہ عسکریت میں ایک خاص کمیشن مقرر کی گئی ہے +

بمبئی حافظ پاشا میں سلئبر یا ممبر پارلیمنٹ بلگیریا نے فلاکت زدگان کریٹ کے لئے بلگیریا میں ۱۱ ہزار ذینک چندہ جمع کرکے انجمن امدادی کو ارسال کئے ہیں +

سلطان المعظم کے حکم سے فوجی پولیس کے افسر جنرل بلنٹ پاشا (انگریز) سے معاہدہ ملازمت کی پھر تجدید کی گئی ہے۔ امیر البحر وڈز پاشا (انگریز) نے ۱۰ مارچ کو گولڈن ہارن میں کئی جنگی جہازوں کا معائنہ کیا۔ ۱۷ مارچ کو ایک انگریزی سٹیمر صیغہ امیر البحری کے لئے کوئلہ لایا۔ اور اسی تاریخ ایک اور انگریزی سٹیمر قسطنطنیہ سے چار سو حاجی لیکر بندرگاہ حدیدہ کو روانہ ہوا +

ٹرکی کی کمپنی اجارہ فروخت تنباکو کو بماہ فروری ۱۲۲۰۰۰ پونڈ آمدنی ہوئی سال ماسبق کی اس مہینہ میں ایک لاکھ ۳۹ ہزار پونڈ ہوئی تھی +

ترکی قومی قرضہ کی کمیشن کو سال مارچ ۱۸۹۶ء لغایت فروری ۱۸۹۷ء میں ایک لاکھ پونڈ ترکی کی آمدنی ہوئی جس سے ملازمان اور ایک فیصدی سود و مقررہ جزوی ادائیگی کے بعد ۱۵ ہزار پونڈ بچے جو ریزرو فنڈ میں جمع کردیئے گئے اس سال مدات مفوضہ کی آمدنی تین سال ماسبق کی نسبت ۸۰ ہزار پونڈ کا اضافہ ہوا +

یونان کے صوبہ تھسلی سے تمام ترکی قونصلین یونانیوں کی بدسلوکی سے تنگ ہوکر قسطنطنیہ کو واپس چلے گئے ہیں

مطبوعہ وزیر بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے چھپا